

# زندگی ہو جیسے

ایمان خان

Samaira  
& KHAN  
Photography



زندگی ہو جیسے

از قلم ایمان خان

پریشے پریشے

اٹھ جاؤ

دیکھو دن کے گیارہ بج رہے ہیں اور تم ابھی تک سو رہی ہو

نظالیہ بیگم نے پریشے کی کھڑکی کا پردہ پیچھے کرتے ہوئے کچھ خفگی سے کہا

وہ کوئی تیسری بار اسے جگا کے جا چکی تھی

لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا

پتہ نہیں یہ لڑکی اتنی سست کیوں ہے وہ سوچ رہ گئی

پریشے تم سے ہوں میں

انہوں نے قریب آکر پریشے کو جھنجھوڑا

اس نے اکتا کر کمبل پیچھے کیا

کیا مصیبت ہے امی

ایک دن تو کالج کی چھٹی ہوتی ہے وہ بھی آپ اجیرن کر دیتی ہے

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا

تو کیا ایک دن کی چھٹی میں بندہ پورا دن سویا رہے

انہوں نے بھی اسی انداز میں کہا

اور یہ کمرے کی کیا حالت بنا رکھی ہے

انہوں نے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

جہاں جگہ جگہ کاغذ سلنٹیوں کے چھلکے

اور میلے کپڑے پڑے تھے

دادا جی اٹھ گئے اس نے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھتے ہوئے پوچھا

ہاں اٹھ گئے

انہوں نے ابھی تک ناشتہ بھی نہیں کیا ہے

انہوں نے سرسری انداز میں بتایا

کیا؟

دادا جی نے ابھی تک ناشتہ بھی نہیں کیا تو آپ مجھے ابھی بتا رہی ہیں

اس نے جلدی جلدی اٹھتے ہوئے کہا

تو کیا تم نئی آئی ہو

تم جانتی تو ہو کہ تمہارے دادا ابو تمہارے بغیر ناشتہ نہیں کرتے

انہوں نے بھی اسی انداز میں کہا

اچھا بس بس آپ تو ہر وقت لڑائی کے موڈ میں ہوتی ہیں

وہ تقریباً بھاگتی ہوئی ان کے پاس سے گزری

اور یہ یہ

لڑکی دیکھ کے میں نے ابھی فرش دھویا ہے

لیکن یہ سننے سے پہلے ہی اس کا پاؤں پھسل چکا تھا اور وہ اونڈھے منہ نیچے پڑی تھی

اور اب ہائے ہائے کر رہی تھی

کیا مصیبت ہو تم لڑکی

نظالیہ بیگم نے قریب آتے ہوئے کہا



ہائے میں مرگئی میرا پاؤں

میرا پاؤں

وہ اب اسے سہارہ دے کر اٹھ رہی تھی کہ خان صاحب بھی اس کا شور سن کر بھاگتے ہوئے آئے

پریشے میں ان کی جان تھی

ان کے لاڈلے مرحوم بیٹے کی آخری نشانی

کیا ہوا ہے پریشے کو

انہوں نے روتی ہوئی پریشے کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا

بھاگ رہی تھی آپ کے پاس آنے کے لیے تو گرگئی آپ جانتے تو ہیں اس کی جلد بازیوں کو

انہوں نے خان صاحب کو ساری بات بتائی خود وہ تیل گرم کرنے چلی گئی

کیا ضرورت تھی اتنی جلد بازی کی

انہوں نے نرمی سے کہا

آپ جانتی تو ہیں کہ آپ کی یہ جلد بازیاں آپ کو کتنا نقصان دیتی ہیں

دیکھائی یں پاؤں زیادہ تو نہیں لگا

انہوں نے محبت سے کہا

اس نے چپ چاپ پاؤں آگے بڑھا دیا

انہوں نے ہاتھ لگا کہ دیکھا پاؤں تھوڑا سوجھ چکا تھا لیکن زیادہ نقصان سے بچ چکی تھی

آپ تو یہاں سے اٹھ کر وہاں تک نہیں جاسکتی ہیں

ہم آپ کو شہر بھیجنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں

انہوں نے سرسری سے انداز میں گویا اس پر بجلی گرا دی

ویسے تو وہ روزانہ شہر کالج جایا کرتی تھی ان کے خاندان میں وہ پہلی لڑکی تھی کہ خانوں کے

خاندان سے ہوتے ہوئے کالج تک پڑھنے گئی تھی

ورنہ ان کے خاندان میں بچپن میں ہی نکاح کر دیا جاتا تھا

اور پھر اتنی آزادی نہیں دی جاتی تھی

لیکن پریشے چونکہ خان صاحب کی لاڈلی پوتی تھی

تو اسے تھوڑی ضد کے بعد اس شرط پر اجازت دی گئی کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ ہی آئے گی

اور جائے گی

لیکن پریشہ کو یہ جان کر حیرت ہوئی کہ  
دادا جی خود اسے شہر بھیجنے کی بات کر رہے ہیں  
کیا دادا جی شہر

کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں  
بلکل سچ کہہ رہا ہوں تم شہر اپنی پھپھو کے گھر جا رہی ہو ان چھٹیوں میں  
کیا شاز میں پھپھو کے گھر کیا میں نے ٹھیک سنا وہ تو اچھل ہی پڑی  
لیکن دادا جی ان کے ساتھ تو آپ کے تعلقات اچھے نہیں تھے  
پریشہ کی حیرت کی انتہا نہیں تھی  
اسے یاد تھا کہ جب وہ چھوٹی تھی تو شاز میں پھپھو شہر سے اس کے لیے ڈھیروں تحفے لے کے  
آتی تھی

ان کے ساتھ کا ایک کھڑوس بیٹا بھی ہوتا تھا جو جب بھی آتا تھا لڑتا تھا اور لڑائی کے دوران  
کچھ اتنے زور سے پریشہ کے بال کھینچتا تھا کہ اگلہ پورا ہفتہ پریشہ کے سر میں درد رہتا تھا  
لیکن پھر اچانک شاز میں پھپھو نے آنا ہی چھوڑ دیا

# URDU NOVELIANS

شروع شروع کے دنوں میں اس نے سب سے شازمین پھپھو کا پوچھا لیکن کسی نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب اس میں شعور پیدا ہوا تو اس نے لوگوں سے سنا کہ کوئی زمینوں کا چکر تھا

خان صاحب نے اپنے بھائی کے بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کروائی تھی کہ وہ دونوں بندھے رہے گے

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انکی یہ غلط فہمی ختم ہو گئی۔

ان کے چھوٹے بھائی نے گاؤں چھوڑنے کی ضد شروع کر دی اور جب خان صاحب نے مخالفت کی تو ان کے جھگڑے شروع ہو گئے

اور ان کے بھائی کی ذبردستی بمعہ اپنے پورے خاندان شہر چلے گئے

وہ دن اور آج کا دن نہ شازمین پھپھو یہاں آئی تھی

ناوہ وہاں گے تھے

نہ ان کے درمیان کوئی رابطہ تھا



# URDU NOVELIANS

اور اب جب اتنے عرصے بعد خان صاحب کے چھوٹے بھائی کی وفات پا چکے تھے تو شازمین

پھپھونے پھر سے رابطہ بحال کیا

اور اب وہ چاہتی تھی کہ پریشہ کچھ دن ان کے پاس گزارے

تا کہ دوبارہ سے ایک تعلق کا شروع ہو سکے

ہاں وہ پرانی بات تھی ناب آپ کی پھپھو آپ کو بلارہی ہیں

انہوں نے اس کی حیرت ختم کی

ٹھیک ہے داداجی پھر میں اپنی تیاری شروع کروں اس نے جوشے کہا

اور ساتھ اٹھنے لگی

جیسے ہی پاؤں نیچے رکھا درد کی ایک ٹیس اٹھی

داداجی دلچسپی سے دیکھنے لگے

لیکن پریشہ آپ کا پاؤں ابھی ٹھیک نہیں ہوا

کچھ نہیں ہوتا داداجی ابھی تو دو تین دن ہیں چھٹیاں ہونے میں تب تک ٹھیک ہو جائے گا

وہ پر جوش تھی

میں تیاری شروع کر دیتی ہوں

# URDU NOVELIANS

لیکن اپنا خصوصی خیال رکھنا ہمیں آپ کی بہت فکر رہے گی

انہوں نے فکر سے کہا

آپ فکر ہی نہ کریں داداجی

میں اپنا خیال رکھ سکتی اب

اور وہ ایک دفعہ پھر گرنے والی تھی

اس نے بامشکل خود کو سنبھالا

وہ تو میں دیکھ رہا ہوں

وہ مسکراتے ہوئے اٹھنے لگے تھے

آپ آرام کریں میری ایک میٹینگ ہے میں وہ اٹینڈ کر لوں شام میں ملاقات ہوگی

اس نے خوشی سے سر اثبات میں ہلادیا

URDUNovelians



خان صاحب شام کی چائے پی رہے تھے ساتھ ہی نظامیہ بیگم بیٹھی تھی

جو چائے کے کپ کو گھور رہی تھی

وہ کب سے انھیں دیکھ رہے تھے

آخر وہ پوچھ ہی بیٹھے

کیا بات ہے بہو بیگم آپ مجھے کچھ پریشان لگ رہی ہیں

وہ ایک دم چونکی

کچھ نہیں ابا

بس میں سوچ رہی تھی پریشہ اب جوان ہو گئی ہے

شازمین اب اس رشتے کے بارے میں کوئی بات کیوں نہیں کر رہی

انہوں نے فکر مندی سے کہا

اس نے پریشہ کو بلایا تو ہے

انہوں نے اپنی بہو کی پریشانی دور کرنا چاہی

کیوں ابا

پریشہ کیوں

اصولاً تو ریان کو یہاں آنا چاہیے

شازمین کو باقاعدہ رسم کرنی چاہیئے

یہ کیا بات ہوئی کہ لڑکی جائے

وہ اس بارے میں بہت فکر مند تھی

بہو بیگم شازمین اس لیے بلا رہی ہے کہ اب وہ دونوں بڑے ہو گئے ہیں تھوڑا ایک دوسرے کو سمجھ لیں

پھر بات آگے بڑھائے

تم فکر نہ کرو

اللہ کرے ایسا ہی ہو

وہ اٹھنے لگی



پریشے کو کالج سے چھٹیاں ہو گئی تھی اور اب وہ شہر جانے کے لیے بہت پر جوش تھی اس نے اپنا سارا سامان پیک کیا اور دادا جی کے کمرے میں گئی

دادا جی اخبار پڑھ رہے تھے

پریشے کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے

تیار ہو گیا میرا بیٹا

جی دادا جی میں پوری طرح تیار ہوں



دادا جی مسکرائے

پریشے اپنا بہت بہت خیال رکھنا اور سب سے بڑھ کر اپنی غزت کا  
لڑکیوں کی غزت ایک نازک پھول کی مانند ہوتی ہیں اگر ایک بھی پتی ٹوٹ جائے تو سارا پھول  
بکھر جاتا ہے

ایک بیٹی کے کندھے پر تمام عمر ایک بوجھ رہتا ہے جس کو وہ تمام عمر اٹھائے پھرتی ہے  
ابتداء میں اس کے کندھوں پر اس کے باپ کی غزت کا بوجھ ہوتا ہے پھر شادی کے بعد اس  
کے شوہر کا پھر اس کے بیٹے کا

وہ شادی سے پہلے بھی شادی کے بعد بھی اپنے شوہر کی امانت ہوتی ہے  
اور اپنے نکاح کے بارے میں آپ کو علم ہے  
پریشے نے سراٹھایا وہ بہت چھوٹی تھی جب اس کا نکاح اس کی پچھو کے بیٹے سے کر دیا گیا تھا  
اس کے بعد سے اس نے خود کو اپنے شوہر کی امانت ہی سمجھا تھا اور اس میں کبھی خیانت نہیں  
کی تھی

بلاشبہ وہ فیصلہ ہم بڑوں کا تھا اب تم لوگ بڑے ہو گئے ہو

# URDU NOVELIANS

میں چاہتا ہوں کہ تم کچھ دن وہاں جا کر رہو وہ تمہارا شوہر ہے کچھ وہ تمہیں سمجھے کچھ تم اسے سمجھو اگر تم لوگوں کو اپنے مزاجوں میں فرق محسوس ہو تو پھر ویسے ہی کیا جائے گا جیسا تم چاہو گی

انہوں نے اسے پیار سے سمجھایا

ٹھیک ہے دادا جی اب میں جاؤں

اسے ابھی بھی جانے کی جلدی تھی دادا جی نے اسے محبت بے شمار دی تھی

لیکن ساتھ ہی ساتھ اس کی غزت کا بھی بہت خیال رکھا تھا

کیونکہ ان کے نزدیک ہر لڑکی اپنے شوہر کی امانت ہوتی ہے

وہ جتنی بے وقوف تھی وہ اس کے بارے میں تھوڑے فکر مند بھی تھے لیکن وہ مطمئن بن بھی تھے کہ وہ اپنے شوہر کے پاس جا رہی ہے

URDUNovelians ♥♥♥♥♥

گاڑی ایک کشادہ سڑک پر رواں دواں تھی پریشہ بہت خوش تھی کہ وہ پہلی دفعہ شہر جا رہی تھی اور سب سے بڑھ کر اپنے شوہر سے مل رہی تھی پتہ نہیں پھپھونے اس بارے میں اسے بتایا بھی تھا کہ نہیں بہر حال وہ اب تھوڑی آزاد تھی یہی کافی تھا یہ ایک پہاڑی علاقہ تھا ایک

# URDU NOVELIANS

کے بعد ایک موڑ آتا اور گاڑی گول دائی رے میں گھوم جاتی اور نیچے ایک بڑی کھائی دیکھنے لگتی

وہ تھوڑا گھبرائی تو آگے بیٹھے ڈرائیور سے پوچھا یہ کون سی جگہ ہے

بی بی جی یہ ایبٹ آباد ہے

ہوں

اور ہم کہاں جا رہے ہیں

ہم کا کول جا رہے ہیں

ڈرائیور نے تابعداری سے کہا

کا کول یہ کیسا نام وہ سوچ کہ رہ گئی



وہ جیسے ہی پھپھو کے گھر پہنچی پھپھو اس سے بہت گرم جوشی سے ملی پھپھو آج بھی ویسی ہی تھی گھر کو بہت نفاست سے ترتیب دیا تھا پھوپھا باہر کے ملک تھے یہاں پھپھو اور ان کا بیٹا سا تھ رہتے تھے اور بیٹا انھیں کہیں نظر نہ آیا اور وہ پوچھ بھی ناسکی

جب وہ رات کا کھانا کھا چکی تو تب بھی وہ نہ آیا

## URDU NOVELIANS

اور پھپھو اسے سونے کا کہہ کر خود سونے چلی گئی  
وہ بھی اٹھی اور کمرے میں چلی گئی  
چونکہ کمرہ اوپر تھا تو اسے گرمی کا احساس ہوا  
اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیا کرے  
وہ اتر کے نیچے گئی پہلے سوچا کہ پھپھو کے کمرے میں سو جائے  
لیکن پھر یہ سوچ کر رک گئی کہ پھپھو کی نیند خراب ہوگی  
وہ گھر کا جائزہ لینے لگی  
اسے پھپھو کے کمرے کے ساتھ والا کمرہ دکھا وہاں کوئی نہیں تھا  
اس نے سوچا ویسے بھی کمرہ خالی تھا وہ وہاں رہ سکتی تھی  
صبح وہ پھپھو کو بتا دے گی یہی سوچ کر وہ کمرے میں چلی گئی اور وہ بہت تھکی ہوئی تھی  
لہذا جاتے ہی بیڈ پر ڈھے گئی



وہ دبے پاؤں گھر کے اندر داخل ہوا اس کی جاب ایسی تھی جس میں وہ رات کو کافی دیر سے آیا  
کرتا تھا



# URDU NOVELIANS

لہذا اس کے کمرے کا ایک گیٹ باہر کی جانب بھی کھلتا تھا جس کی چابی وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا

اس نے چھت سے چھلانگ لگائی اور سب سے پہلے کپڑے تبدیل کیے

پھر بجھلے دروازے کی چابی نکالی اور دروازہ کھولنے لگا

کسی کے قدموں کی چاپ سے پریشہ کی آنکھ کھل گئی

پہلے تو وہ تھوڑا گھبرائی لیکن

اگلے ہی پل اس نے قریب پڑی فروٹ باسکٹ سے چھری نکالی اور گیٹ کے سامنے کھڑی ہو گئی

کمرے میں اندھیرا تھا صرف نائیٹ بلب کی مدھم روشنی تھی

ریان کی عادت تھی کہ وہ گھر میں آتے ہی پہلے فریش ہوتا تھا پھر کمرے میں جاتا تھا ابھی بھی وہ

وردی کے بجائے سادہ سے حلیے میں تھا

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا اپنے روبرو کسی کو چاقو پکڑے دیکھ کر وہ چونک گیا

اس کی جاب ہی ایسی تھی کہ فوری رد عمل ظاہر کیا جاتا

اور آرمی والوں کو تو ویسے ہی ہمہ وقت دشمنوں کا خطرہ لگا رہتا ہے

# URDU NOVELIANS

اس نے اپنے خواہوں پر قابو پاتے ہوئے ایک زوردار طمانچہ پریشے کہ منہ پردے مارا

♥♥♥♥ چاقو اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پہ گر گیا

ہائے اللہ اف اتنے زور کا مارا مجھے

چور تمہیں اللہ پوچھے

اللہ کرے تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائے مردانہ ہاتھ سے تھپڑ کھانے کے بعد اب وہ اسے گالیوں سے نواز رہی تھی

اور ریان الگ حیران پریشان کھڑا تھا کہ

اس نے تو لڑکا سمجھ کے ہاتھ اٹھایا تھا اور اب لڑکی

یہ کیا ماجرا ہے

اس کے کمرے میں لڑکی کا کیا کام

اس نے آگے بڑھ کر بلب جلایا تو کمرہ روشن ہو گیا

اب وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے

وہ ابھی بھی صدمے کے زیر اثر گال سہلا رہی تھی

ریان نے اس کا جائزہ لیا

لمبی قمیض

چوڑی دار پاجامہ

لمبے بال جو کھلے ہوئے تھے

اس نے نظر اٹھا کر دیکھا

بڑی بڑی لمبی پلکیں موٹی موٹی آنکھیں

تیکھی ناک

گلاب کی پنکھڑیوں جیسے لب

وہ بس سمارٹ تھی نا زیادہ موٹی نا زیادہ کمزور

محترمہ میں پوچھ سکتا ہوں

آپ کون ہیں اور میرے کمرے میں کیا کر رہی ہے

اس نے ابرو اچکا کر کہا

کیا مطلب تمہارا کمرہ تم چور ہو چوری کرنے کی غرض سے آئے ہو

اور ہمت تو دیکھو ذرا اب اس کمرہ کو اپنا بول رہے ہو

# URDU NOVELIANS

اس نے ہاتھ کمرے پر رکھتے ہوئے چلاقی سے کہا

تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی

میں شور ڈالو گی تمہیں پولیس کے خوالے ناکیا نا تو پھر کہنا

وہ اب اپنے فون کی طرف بڑھنے لگی

رو کو یہ کیا بد تمیزی ہے لڑکی میرے کمرے میں کھڑے ہو کہ مجھے ہی دھمکی دے رہی ہو اس

نے اسے کلائی سے پکڑ کر پیچھے کیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی

پاگل لڑکی یہ میرا کمرہ ہے میرا گھر ہے

میں کوئی چور نہیں ہوں

URDU Novelians

چوروں کے پاس چابیاں نہیں ہوتی ہیں

اس نے چابی اس کی نظروں کے سامنے کی

اودھ اچھا یہ تو پھپھو کا بیٹا تھا اس کا شوہر اور وہ کیا سمجھی

اب آپ اپنا تعارف کروانا پسند کریں گی

# URDU NOVELIANS

اس نے طنز سے کہا

یہ میری پھپھو کا گھر ہے

اس کے منہ سے پھنسے پھنسے الفاظ نکلے

اچھا تو آپ میرے کمرے میں کیا کر رہی ہیں

اس نے سنجیدگی سے کہا

وہ اوپر گرمی تھی نا تو اس لیے نیچے آگئی۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ کمرہ آپ کا ہے

وہ تھوڑا گھبراگئی تھی

کوئی بات نہیں آپ یہی رہیں میں اوپر چلا جاتا ہوں

اس کو شاید ہاتھ اٹھانے کی شرمندگی تھی

ہوں

وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا



جیسے ہی اس نے کمرے کے بلب روشن کیا تو اس کے ہوش اڑ گئے

# URDU NOVELIANS

کمرہ میدان جنگ کا منظر پیش کر رہا تھا

ہر چیز ادھر ادھر بکھری تھی اور ریان کو گندگی سے نفرت تھی

اف ایک دن میں اتنا گند

کیا پھڑ لڑکی ہے اسے جی بھر کر غصہ آیا کیا تھا کہ وہ حاتم طائی ی نابنتا

اور جب ایک انجانے میں مار ہی دی تھی ایک اور بھی مار دیتا

دل کو سکون تو آتا

اب وہ گند سمیٹ رہا تھا سونا تو تھا ہی

اور گندگی ریان کو پسند نہیں تھی



صبح وہ اٹھی تو دیکھا پھپھو کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی

URDU Novelians

اسے آتا دیکھ کر پھپھو مسکرائی

ارے اٹھ گئی

جی پھپھو

وہ اسے سڑھیاں اترتا دیکھائی دیا



وہ نائیٹ سوٹ میں تھا ابھی سو کر اٹھا تھا

کل کی بات کی وجہ سے وہ تھوڑی شرمندہ تھی نظریں جھکا گئی

امی

میری ریڈ شرٹ ڈھونڈ دے

ٹھیک میں آتی ہوں

وہ پریشے کی جانب مڑی

پریشے میں اسے شرٹ ڈھونڈ کے دے آؤں پیاز میں نے کاٹ دیا ہے

آلیٹ بنا دو

اس کے پہلے کہ وہ کچھ بولتی پھپھو سے کچن نکل گئی

اسے تو آلیٹ بنانے آتی ہی نہیں تھی

پہلا سوچا چھوڑ دے پھر سوچا کوشش کرنے میں کیا ہے

پھپھو کیا سوچے گی

وہ اٹھ گئی انڈے میں ہلدی نمک ملائی اور لال مرچوں کی چٹچ بھر کر فرائی پیٹ

کے بجائے تو بے پردہ ڈال دیا

# URDU NOVELIANS

جب آملیٹ جل گئی تو اسے توے سے اتارنے تک وہ کچھ اور ہی بن چکا تھا

لیکن چلو بنا تو تھا

پریشے مطمئن ہو کر بیٹھ گئی



یہ لو مل گئی شرٹ

انھوں نے شرٹ سامنے کی

ہوں یہ کون ہے وہ جانتا تو تھا لیکن انجان بنا

ارے وہ تمہارے ماموں کی بیٹی ہے

انھوں نے خوشی سے بتایا

اچھا ماموں نے اسے

اتنا بھی نہیں سکھایا کہ کسی کے کمرے میں بغیر اجازت نہیں گھستے

اس نے طنز سے کہا

کیا وہ ایک دم باہر جاتے جاتے رکی

کیا مطلب وہ کس کے کمرے میں بغیر اجازت کے گئی

میرے اور کس کے

اس نے سرسری انداز میں بتایا

اچھا تو کیا ہوا بیوی ہے تمھاری کیا ہوا چلی گئی

انھوں نے بھی آرام سے اس کے سر پر بم پھوڑا

What

امی یہ اتنی غیر ذمہ دار لڑکی یہ میری بیوی

اس نے سر تھام لیا

آپ نے اتنی غیر ذمہ دار لڑکی کا انتخاب کیا میرے لیے

اس نے احتجاج کیا

کوئی ظلم نہیں کیا ہے میں نے تمھاری بہتری کے لیے کیا جو بھی کیا

اور خبردار جو تم نے اب اسے کچھ بھی کہا

انھوں نے اسے ڈانٹا

امی یہ نا انصافی ہے وہ چھوٹی چھوٹی بات سے رونے لگتی ہے

اور آپ خود ہی بتائیں ایک آرمی آفیسر کی بیوی ایسی ہو سکتی ہے

اس نے اپنی طرف سے ایک جواز پیش کیا

کیوں ان میں کیا خاص ہوتا ہے

انہوں کہاں قبول تھا کہ کوئی ی ان کی بھتیجی کے بارے میں ایسے کہے

امی آرمی والوں کے گھر والے بہت بڑے دل والے ہوتے ہیں

انہیں ہر سچویشن کو فیس کرنا آتا ہے

ان کے اتنے چھوٹے دل تو نہیں ہوتے نا ابھی کل جدھر آپ نے اسے ٹھہرایا تھا نا

ادھر رات کو مجھے سونا پڑھا

جب میں ادھر گیا تو میرا سر گھوم گیا

ایک دن میں اتنا گند امی اس میں سے ابھی تک بچپنا ہی نہیں گیا ہے

مجھے افسوس سے کہنا پڑھ رہا ہے کہ آپ نے میرے لیے لڑکی کے انتخاب میں جلد بازی کی

شازمین بیگم سوچنے پر مجبور ہو گئی وہ واقعی ان کا ذمہ دار بیٹا تھا

لیکن وہ اتنے عرصے بعد جڑنے والے رشتے کو توڑ بھی نہیں سکتی تھی

اور ہو سکتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ اس میں بھی شعور پیدا ہو جائے

# URDU NOVELIANS

آپ کا جو بھی فیصلہ ہو گا میری سر آنکھوں پر لیکن یاد رکھیے گا کہ اس میں میرے ساتھ نا انصافی نہ ہو

اور ایک بات وہ ابھی یہاں نئی ہے

اس کو ہر گز میری جاب کے بارے میں مت بتائیں گا  
امی میں نہیں چاہتا کہ اس کی بے وقوفی کی وجہ سے آپ کے لیے کوئی خطرہ پیدا ہو

آپ سمجھ رہی ہیں نا

انہوں نے اثبات میں سر ہلادیا

آپ سمجھال لیچی مئے گا

آئیے ناشتہ کرتے ہیں

وہ دونوں اٹھ گئے

URDU Novelians



پھپھو کچن میں جانے لگی تو پریشہ نے انہیں روک دیا

آپ بیٹھے میں ناشتہ لگاتی ہوں

اس نے ریان کے سامنے سگھڑ بنتے ہوئے کہا

ریان رخ موڑ گیا

پھپھو مسکرا کے کرسی پر بیٹھ گئی

پریشہ ناشتہ لگانے لگی

وہ پلیٹس لارہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے دو پلیٹس زمین پر گر کر ریزہ ریزہ ہو گئی

وہ تھوڑی شرمندہ ہو گئی

ریان تمنحسر سے ہنسا اور اسے سلگا گیا

کوئی بات نہیں پریشہ

ساتھ ہی ملازمہ کو آواز دینے لگی

وہ ناشتہ لگا کہ پھپھو کے پاس ہی بیٹھ گئی

جیسے ہی ریان نے آملیٹ کے اوپر سے ڈھکن اٹھایا اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے

وہ آملیٹ نہیں کچھ اور ہی تھا

امی وہ چلایا

یہ کیا ہے اس نے پلیٹ آگے کی

پھپھو کی بھی کچھ یہی حالت تھی



پریشے

وہ صدمے کے زیر اثر بولی

کیا تمہیں آملیٹ نہیں بنانے آتی ہے

پریشے نے صفائی پیش کی

نہیں بس تھوڑی جل گئی

ذائقہ اچھا ہے

اف پھپھو نے سر تھام لیا

پریشے میری جان اگر تمہیں نہیں بنانا آتا تھا تو مجھے بتا دیتی

ہوں

ریان اٹھا اور کرسی کو کچھ ایسے زور سے پیچھے دھکیلا کہ

URDU Novelians

پریشے ڈر گئی

اس گھر کا تو چین و سکون برباد ہو گیا ہے پہلے سونا نصیب نہیں تھا اب کھانے میں بھی یہی کچھ

ملے گا

وہ بڑبڑا کے جانے لگا

ریان

پھپھونے آواز دی

رکو میں بنا دیتی ہوں

رہنے دے

کہہ کہ وہ دروازہ کھول کے باہر نکل گیا  
پچھے پریشے نے شرمندگی سے نظریں جھکالی

ریان شام کو گھر آیا تو گھر کی ایسی حالت دیکھ کہ اس کا سر گھوم گیا سب کچھ ادھر ادھر بکھرا تھا  
امی بھی اسے کہیں نظر نہ آئی

اس سے پہلے کا وہ کچھ سمجھتا پریشے کچن سے نکلتی نظر آئی

امی کہاں ہیں اس نے سختی سے پوچھا

وہ پھپھو تو اپنی دوست کے گھر گئی ہیں

اور آپ کیا کر رہی ہے

اس نے اسی لہجے میں کہا  
میں چپس بنا رہی تھی آپ کھائیں گے  
اس نے خوشدلی سے اسے دعوت دی  
آپ ایک کام کرے مجھے تھوڑی سی زہر لادے  
کیونکہ یہ مناظر دیکھنے کے بعد کسی بھی شریف النفس انسان کو ذندہ رہنے کا کوئی حق نہیں  
اس نے بھرپور سنجیدگی سے اپنے دل کی بھڑاس نکالی  
پریشے کے کچن کی طرف جاتے پاؤں یکدم رکے  
اور پلٹ کے اسے حیرانگی سے دیکھا  
ہاں محترمہ آپ ایک چپس بنانے کے لیے گھر کی ایسی حالت کرتی ہیں  
اور ایسے ماحول میں بیٹھ کہ آپ کھائے گی بھی  
اس نے تاسف سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا  
محترمہ آپ میں سلیقے کا بہت فقدان ہے  
اور آپ میں تمیز کا  
وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی

کیا

اسے شاید ٹھیک سے سمجھ نہیں آئی تھی  
کچھ نہیں آپ بیٹھیں میں صاف کر دیتی ہوں

اس نے بات سنبھالنا چاہی

مہربانی آپ کی میں گند میں بیٹھنے کا عادی نہیں  
وہ کہہ کہہ باہر نکل گیا

ہوں آیا بڑا صفائی پسند جب دیکھو ڈانٹے رہتے

ہیں

پتہ نہیں ان کے ساتھ کیسی گزرے گی زندگی

وہ اب گھر کی حالت ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی تھی

URDU Novelians



ریان رات کو تھکا ہوا گھر واپس آیا اور آتے ہی سو گیا

ابھی اس کی آنکھ ہی لگی تھی کہ اسے محسوس ہوا کہ اسے کوئی جگا رہا ہے

اس نے کروٹ موڑ کہ سائی ڈبلب جلایا

دیکھا پریشہ کھڑی اسے جگا رہی تھی

کیا ہے

اس نے تھوڑے غصے سے کہا

وہ ناوہ کچھ گھبرائی ہوئی تھی

کیا وہ

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا

یہ لڑکی اس کی جان کی دشمن

ہاں جان کی دشمن ہی تو بن چکی تھی

مجھے ایسا لگتا ہے میرے کمرے میں کوئی ہے

اس نے انگلیاں مڑوڑتے ہوئے کہا

مثلاً کون ہے آپ کے کمرے میں اس نے تھوڑے طنز سے کہا

یہ ہی تو میں آپ سے پوچھ رہی ہوں

اس نے معصومیت سے کہا

مطلب کہ یہ پوچھ رہی ہو کہ میرے کمرے میں کون ہے

اس نے اثبات میں سر ہلادیا

کیا بے وقوف لڑکی ہے

ارے مجھے کیا پتہ تمہارے کمرے میں کون ہے

اس نے جان چھڑانا چاہی

تمہارا وہم ہے

ریان جانتا تھا کہ ان کا گھر اتنا محفوظ ہے کہ وہاں کوئی ی چڑیا کا بچہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا  
آرمی کی طرف سے اسے پلاٹ کی سہولت تھی لیکن امی کی اس گھر سے بہت سی یادیں جڑی  
تھی وہ اس گھر کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھی

اور اب پریشہ نئی ہ نیا انکشاف کر رہی تھی کہ اس کے کمرے میں کوئی ی ہے

میں یہ تو نہیں کہا کہ آپ اسے جانتے ہیں لیکن کم از کم جا کر دیکھ تو لیں نا

اس نے ناراض ہوتے ہوئے کہا

میری بات کا یقین تو کریں اندر واقعی ہی کوئی ی ہے

اس نے کچھ اس مشکوک طریقے سے کہا کہ

ریان سوچنے پر مجبور ہو گیا



اچھا چلو دیکھتے ہیں

وہ اب کچھ دھیمّا پڑھ گیا تھا

وہ بھی چپ چاپ سر جھکا کر اس کے پیچھے چلنے لگی

ریان نے چپ چاپ دروازہ کھولا پھر لائی ٹ آن کی ادھر ادھر دیکھنے لگا

لیکن اسے کوئی ی کہیں نظر نہ آیا

اس نے پیچھے مڑ کر غصے سے اسے دیکھا

ہو گئی تسلی کوئی ی بھی نہیں ہے

میری بھی نیند خراب کی تم نے

وہ باہر جانے لگا تو

پیچھے سے تھوڑی سی آواز پیدا ہوئی ی

اور ایک دم پریشہ ریان کے بازو سے لپٹ گئی

ریان نے نظریں جھکا کر دیکھا تو ایک چھوٹا چوہا اس کے قریب سے گزر کر باہر چھت کی جانب

چلا گیا

پریشہ ابھی تک آنکھیں بند کیے اس کا بازو مضبوطی سے تھامے کھڑی تھی

کھول دو آنکھیں چلا گیا چوہا تھا  
اس نے نرمی سے اپنا بازو چھڑایا  
اس نے آنکھیں کھول کر سکھ کا سانس لیا  
چلا گیا

اسے ابھی تک یقین نہیں تھا  
یار کیا ڈرپوک لڑکی ہو  
ایک چوہے سے ڈر گئی وہ سچ میں اب تنگ ہو گیا تھا  
چپ چاپ سو جاو  
اب اگر باہر کسی فضول بات کے لیے مجھے جگایا نہ تو  
یہیں بند کر دوں گا تمہیں

URDU Novelians

آئی بات سمجھ

اس نے انگلی سے اسے تنبیہ کی  
زندگی اجیرن کی ہوئی ہے میری تم نے۔  
کہہ کر وہ غصے وہ غصے سے جانے لگا

کیا آپ سچ میں ایسے کریں گے

وہ تصدیق چاہتی تھی

اگر ایسے ہی بولتی رہی تو میں سچ میں کر گزروں گا

کہہ کر وہ باہر نکل گیا



ریان باہر سے اندر آیا تو پریشہ ہاتھ میں شربت کا گلاس لے کے اندر کمرے میں

جاری تھی

ریان اسے نظر انداز کرتا ہوا اندر جانے لگا

اس نے شاید ریان کو نہیں دیکھا تھا اس لیے اپنی موج میں مگن وہ آگے کچھ اس تیزی سے

بڑھی کہ

اس کے کسرتی بدن کے ساتھ ٹکرا کہ پورا شربت کا گلاس اس کے سفید کپڑوں پر انڈیل دیا

اف

ایک دم سٹیٹاگئی

آپ کدھر سے آگئے اس نے بھرپور معصومیت سے پوچھا

آسمان سے گر گیا ہوں

ارے مصیبت تم مجھے کدھر سے ڈھونڈ لیتی ہو

میرا سونا جاگنا اٹھنا بیٹھنا تم

نے اجیرن کر دیا ہے

اس کی برداشت اتنی ہی تھی اب وہ پھٹ پڑا تھا

کیا ہو گیا ہے میں نے کون سا جان بوجھ کر کیا ہے

غلطی آپ کی تھی

لیکن آپ بھی کیا یاد رکھیں گے مجھے دے میں دھوکے سوکھا دیتی ہوں

وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا ہوا چینج کرنے چلا گیا

یہ لو یہ کپڑے پرپس کر کے دو

امی سو رہی تھی وہ انھیں جگانا نہیں چاہتا تھا او باہر جانا لازمی تھا

اسے مجبوراً اسے کپڑے دینے ہی پڑے

اچھا میں کر دیتی ہوں

وہ چبا چبا کہ بولتی اندر چلی گئی



جب کافی دیر بعد بھی وہ واپس نہ آئی تو وہ بے چین ہو گیا

اسے جلدی نکلتا تھا

لیکن اس آفت سے ٹکر ہو گئی اور ابھی تک واپس بھی نہیں آئی تھی

آخر وہ اٹھ کہ اندر گیا

اور اندر کا منظر دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے تھے

اس کی قمیض کے اوپر استری اونڈھے منہ پڑی تھی

اور پورے کمرے میں دھواں پھیل چکا تھا

الٹہ پریشے اسے کہیں دیکھائی نہ دی

وہ ہوتی تو دو لگاتا اسے

اس نے قریب جا کر استری اٹھائی اور کپڑوں کی حالت دیکھ کر اس کے دل خون کے آنسو

رونے لگا

اور اس لمحے کو کوسنے لگا جب اس نے اس بے وقوف لڑکی پر یقین کیا تھا

لیکن وہ تھی کدھر

اسے وہ اوپر سے موبائی ل ہاتھ میں پکڑے اترتی دیکھائی دی

اس نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

اور پریشہ کچھ سمجھتے ہوئے گھبرا گئی۔

وہ میں میری سہیلی کی کال آگئی تھی تو میں

اس نے جلی ہوئی قمیض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

وہ بعد میں بھی سنی جاسکتی تھی

لڑکی تمھاری یہ خرکتیں روز میرا آدھا کلو خون جلا دیتی ہیں

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اپنا سر دیوار کے ساتھ دے مارے

میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا

میں نے اپنی طرف سے استری بند کی تھی

ہاں نابعد میں جن آئے تھے انھوں نے آن کر دی کیوں نا

اس نے طنز بھرے لہجے میں کہا

اچھا آپ کے گھر میں جن بھی ہیں



اس نے حیرانگی سے پوچھا

یا تم کیا چیز ہو

وہ قمیض کو ادھر ہی پھینک کر خود باہر نکل گیا

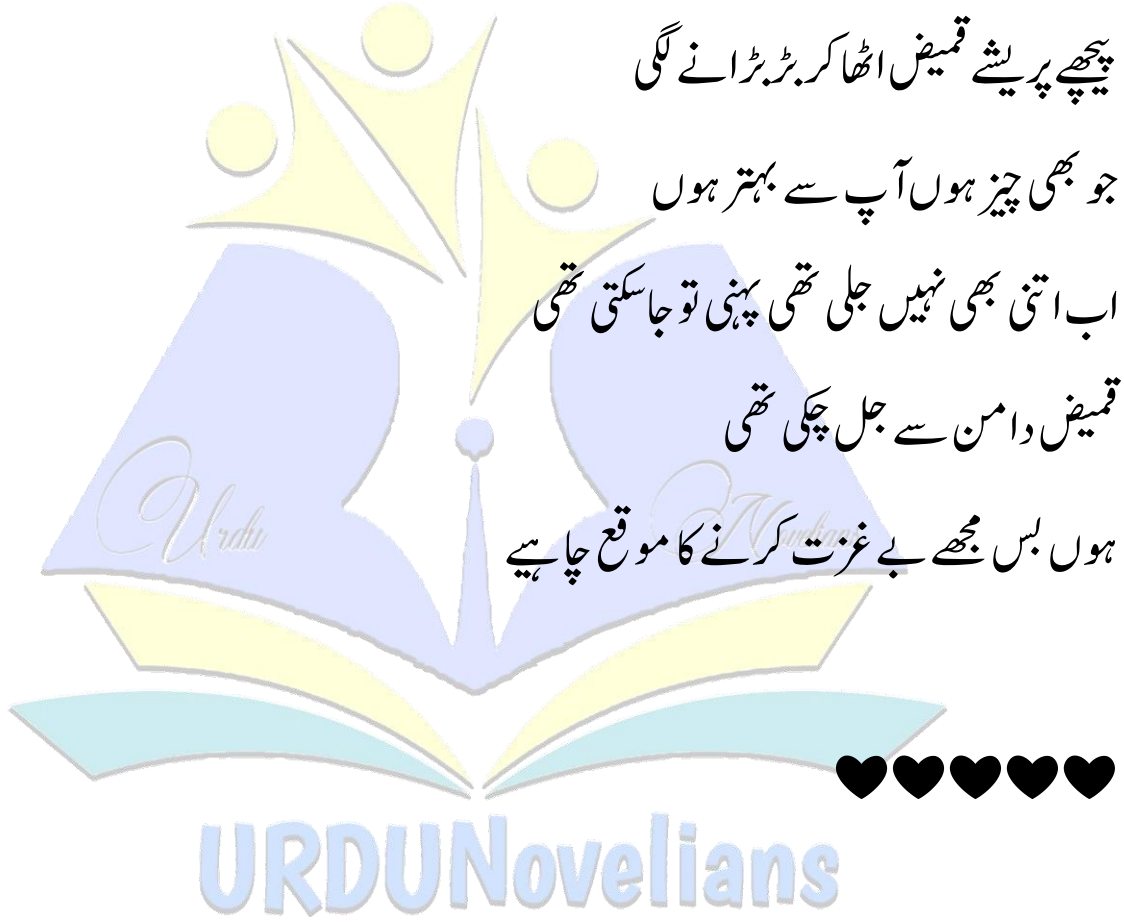
پیچھے پریشہ قمیض اٹھا کر بڑبڑانے لگی

جو بھی چیز ہوں آپ سے بہتر ہوں

اب اتنی بھی نہیں جلی تھی پہنی تو جاسکتی تھی

قمیض دامن سے جل چکی تھی

ہوں بس مجھے بے غزت کرنے کا موقع چاہیے



رات کا اندھیرا سو پھیل چکا تھا ہر طرف سناٹا تھا

گھڑی رات کے 1 بجے کا عندیہ دے رہی تھی

## URDU NOVELIANS

ریان ابھی تک جاگ رہا تھا اس کے کمرے کا بلب ابھی تک جل رہا تھا  
وہ گہری سنجیدگی سے اپنے سامنے پڑی ڈائی ری کے ورق پلٹ رہا تھا  
وہ اس ڈائی ری کو اتنی بار پڑھ چکا تھا کہ اس کے اندر لکھی باتیں اس کو اب زبانی یاد تھیں  
لیکن اتنے سال گزرنے کے بعد بھی جس کی یہ ڈائی ری تھی  
اس تک وہ نہیں پہنچ پایا تھا  
یہ نہیں تھا کہ اسے اپنے اس نکاح کی خبر نہیں تھی  
جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا امی نے یہ بات اس کے ذہن میں ڈال دی تھی کہ  
اس کا نکاح اس کے ماموں کے گھر ہو چکا ہے  
اور اب بس رخصتی رہ گئی ہے  
وہ اس نکاح کو دل و جاں سے قبول بھی کرتا اگر یہ فٹ پاتھ پہ پڑی ڈائی ری اس کی زندگی میں  
ہلچل نہ مچا دیتی  
اسے اب بھی یاد تھا یہ ڈائی ری اسے تب ملی تھی جب وہ کالج جاتا تھا  
ایک دن کالج سے واپسی پر یہ ڈائی ری اسے زمین پر گری نظر آئی  
اس نے جھک کر وہ ڈائی ری اس نیت سے اٹھالی کہ شاید اس پر اللہ کا نام ہو

یہ ویران جگہ تھی یہاں کم ہی کوئی آتا تھا

اس نے ارد گرد نظر دوڑائی جب کوئی نظر نہ آیا تو مجبوراً اس نے ڈائی ری اپنے بیگ میں ڈال دی

کچھ دن تو وہ اپنے امتحانات میں مصروف رہاں امتحانات سے فراغت کے بعد ایک دن یوں ہی اپنی الماری میں پڑی اسی ڈائی ری پر نظر پڑ گئی

تھی تو یہ غیر اخلاقی حرکت کے کسی کی بغیر اجازت کے کوئی چیز کھول کے پڑھ لینا لیکن اس کا مالک تھا کہاں

اور ہو سکتا ہے اس کے اندر مالک کے بارے میں کوئی معلومات ہو تو وہ اسے ڈھونڈ کے واپس کر

دے

کیونکہ یہ ایک غیر اخلاقی حرکت تھی

وہ جلد از جلد یہ ڈائی ری لوٹانا چاہتا تھا

اور آخر اس نے اسے پڑھنے کا فیصلہ کر ہی لیا

وہ اوراق پلٹتا گیا اور پڑھتا گیا

وہ ڈائی ری ایسے معلوم ہوتا تھا کہ کسی لڑکی کی ہے  
اسے لگا کہ وہ ان الفاظوں کے سحر میں گرفتار ہو رہا ہے  
اسے یاد تھا اس نے اس رات وہ ڈائی ری جاگ کہ بار بار پڑھی تھی  
اور اس کے بعد یہ معمول بن چکا تھا وہ جب بھی تھک جاتا وہ ڈائی ری کھول کہ پڑھ لیتا  
اسے لگتا وہ لڑکی پاس کھڑی اس کی ہمت بڑھا رہی ہے  
اسے اپنی اور اس کی کیفیت ایک سی لگتی  
کبھی وہ اسے کسی تحریر میں بہت اداس لگتی اور یکدم اسے لگتا وہ خوش ہو گئی ہے  
عجیب دھوپ چھاؤں سی لڑکی تھی  
اور ایک دن وہ بھی آیا جب ریان کو اس کی باتوں کے علاوہ کچھ یاد ہی نہیں رہتا تھا  
وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں خوشیاں تلاشنے والی لڑکی تھی  
وہ ذندگی جینا جانتی تھی اور ریان کو دادا جی کے مرنے کے بعد کوئی خاص غرض نہیں تھی  
وہ بچپن سے ہی دادا جی کے ساتھ بہت اٹیچ تھا  
وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دادا جی کو اصل میں کوئی بیماری نہیں اپنی بھائی سے جدا ہونے کا دکھ  
ہے

کیا تھا کہ وہ ان کو ان کا حصہ دے دیتے لیکن ان کے ساتھ تعلق نہ توڑتے  
ہم بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کو ان کا مسئی نہ بنا کر رشتے ختم کر دیتے ہیں  
اور دادا جی کے مرنے کے بعد وہ بالکل ٹوٹ گیا تھا

اور تب اس کی لکھی ایک تحریر اسے آج بھی یاد تھی جس نے اسے دوبارہ جینا سکھایا تھا  
"ہم ٹوٹتے نہیں ہے ہم توڑ دیے جاتے ہیں کبھی کس کے ہاتھوں کبھی کس کے ہاتھوں لیکن ہم  
حقیقت میں اپنے ہی ہاتھوں ٹوٹتے ہیں کیونکہ ہم لوگوں پر بلا وجہ امیدیں رکھ لیتے ہیں حالانکہ  
ہم جانتے ہیں کہ ایک نہ ایک دن سب نے ہمیں چھوڑ جانا ہے اور پھر ہم نے اکیلا رہنا ہے لیکن  
ہم خود کو بار بار دھوکہ دیتے ہیں اور دوسرے انسان کو موقع دیتا ہیں کہ ہمیں ایک دفعہ اور  
توڑ دو ایک دفعہ ٹوٹنا ہمارے لیے کافی نہیں ہوتا لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ اگر ہم اپنی ہاتھوں  
سے ٹوٹ سکتے ہیں تو اپنے ہاتھوں سے جڑ بھی سکتے ہیں اور وہ جب ہم اپنے ہی ہاتھوں سے جڑ  
جاتے ہیں تو پھر ہمیں کوئی ی توڑ بھی نہیں سکتا  
اور پھر اس نے خود کو گم کر لیا تھا اپنی دنیا میں

دادا جی چاہتے تھے وہ آرمی میں جائے وہ آرمی میں چلا گیا تھا  
وہ ایسے دنیا میں چلا گیا تھا جہاں وہ تھا اس کی نوکری تھی اور وہ لڑکی تھی  
پھر محبت تو کسی کے احساس سے بھی ہو جاتی ہے

# URDU NOVELIANS

اور اس کے پاس تو اس کی تحریریں تھی  
سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا اگر امی اس پر یہ انکشاف نہ کرتی کہ  
تمہاری منکوحہ تمہارے گھر میں ہے  
اور ایسی بے وقوف لڑکی تو اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔۔  
لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی قسمت کا فیصلہ کیا ہوگا  
اسے ہمیشہ سے سمجھدار لڑکیاں پسند تھی  
لیکن اس میں ابھی تک بچپنا باقی تھا  
اسے سوچ سوچ کے ہی ہول اٹھ رہے تھے کہ اگر وہ اسی گھر میں اس کی بیوی کی حیثیت سے  
آگئی تو  
کیا اس گھر کا نقشہ ہی الٹ جائے گا  
بہر حال اس بات کا فیصلہ آنے والے دنوں میں ہی ہونا تھا



ریان صبح اٹھا تو دیکھا کہ امی فون پر کسی سے محو گفتگو تھی  
اور پرشے پاس ہی بڑی شان سے بیٹھی اسے سلگا گئی تھی



ساتھ ہی ٹی وی کے چینل چنچ کر رہی تھی

ریان پاس آیا تو اس نے اس سے ریموٹ مانگا تو اس نے کسی معصوم بچے کی طرح ریموٹ چھپا لیا

ریان نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے ریموٹ کھینچ لیا

پریش نے پہلے بے بسی سے اسے دیکھا

پھر زبان باہر نکال کے اس کی نقل اتاری

ریان نے منہ کھول کے اس کی ایک نئی حرکت دیکھی

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا

پھپھو کی آواز سے دونوں چونکے یہ لو پریش

ابو تم سے بات کرنا چاہتے ہیں

انہوں نے فون پریش کی طرف بڑھایا جسے پریش نے خوشدلی سے تھام کے کان کے ساتھ لگا لیا

پھپھو اٹھ کے کچن میں چلی گئی

اب وہ اپنی داداجی کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی

ہاں داداجی بالکل حیرت سے پہنچ گئی تھی

ریان بظاہر ٹی وی دیکھ رہا تھا

لیکن کان ادھر ہی تھے

کون ایسا بے وقوف ہے کہ اسے اغوا کر کے مصیبت گلے ڈال لے

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا

پریشے نے پتہ نہیں سنا تھا کہ نہیں

البتہ اس کا منہ ضرور بن چکا تھا

نہیں داداجی اور تو کوئی میسج لے نہیں بس آپ بہت یاد آتے ہیں

ہاں اگر اتنے ہی یاد آتے ہیں تو واپس چلی جاؤ وہ پھر بولا تھا

اب کی بار پریشے نے اس کی بات کا کوئی اثر نہیں لیا تھا

اور بھی دو تین باتیں کر کے اس نے فون کاٹ دیا اور اب اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی

پہلی بات یہ ہے کہ میں نے آپ کی ساری باتیں سن لی ہیں

اس نے جتنا کہ کہا

تو میں کیا کروں وہ بھی ڈھیٹ تھا

# URDU NOVELIANS

تو آپ یہ کریں کہ میری ایک بات کان کھول کر سنیں۔

پہلی بات کہ میں کوئی مصیت نہیں ہوں یہ آپ کے ذہن کا فتور ہے

دوسری بات یہ میری پھپھو کا گھر ہے میرا جب تک دل کرے گا یہاں رہوں گی

ورنہ آپ جیسے کھڑوس سڑیل انسان کو میں ایک منٹ بھی برداشت نہ کروں

وہ اپنی دھن میں بول کر جا چکی تھی

البتہ اسے بہت تپا بھی گئی تھی



ریان کی چھٹیاں ختم ہو گئی تھیں اب اس کا وہی پہلے والا معمول تھا کبھی کبھی تو پورا دن نظر نہ آتا تھا

اور کبھی دو دو دن غائب رہتا تھا

اور یہ بات پریشہ کے لیے خیران کن تھی

آخر ہمت کر کے اس نے پھپھو سے پوچھ لیا

پھپھو

وہ اس وقت لان میں بیٹھی چائے پی رہی تھی

وہ میں کیا کہہ رہی تھی

کہ وہ ریان جو ہیں نا ان کی حرکتیں کچھ مشکوک ہیں

پھپھو ایک دم چونکی

کیا مطلب

مطلب کہ آپ نے ان سے پوچھا نہیں وہ دو دو دن کدھر غائب رہتے ہیں

پھپھو ایک دم ہنس دی

اب وہ اسے کیا بتاتی اس لیے بات گول کر گئی

ارے نہیں پریشہ وہ یہی کہیں اپنے دوستوں کے ساتھ مصروف رہتا ہے

انہوں نے اسے ٹالا

پریشہ پہلے تو کسی گہری سوچ میں گم رہی پھر دوبار ابولی

پھپھو کہیں وہ کسی غلط کام میں ملوث تو نہیں ہیں

اس نے قریب ہو کر مکمل رازداری سے کہا

تو پھپھو نے دل ہی تھام لیا

وہ ان کے اتنے شریف بیٹے کو کیا سمجھ رہی تھی

# URDU NOVELIANS

پریشے بیٹا پاگل ہو گئی ہو میرا بیٹا ایسا نہیں ہے

انہوں نے نفی میں سر ہلایا

اچھا آپ کو بہتر پتہ

اس نے کندھے اچکا دیئے۔ اور

پھپھو مطمئن سی بیٹھ گئی

میں جانتی ہوں آپ دونوں مجھ سے کوئی بات چھپا رہے ہیں

لیکن میں بھی اصل بات تک پہنچ کہ رہوں گی وہ چائے پیتے ہوئے سوچنے لگی



ریان تین دن کی چھٹی پر آیا تھا پریشے کی حیرانگی میں اضافہ ہو گیا تھا کہ

اس نے اس بات کا اندازہ لگایا تھا کہ ریان ان دنوں میں گھر سے کم نکلتا تھا

پھر وہ دوسرے دنوں میں گھر سے کیوں غائب رہتا تھا

لیکن مسئی لہ یہ تھا کہ اس کی یہ الجھن دور کرنے والا کوئی نہیں تھا

# URDU NOVELIANS

پھپھو کچھ بتا نہیں رہی تھی اور ریان کچھ بتانا تو دور اس سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا  
لیکن پریشے نے بھی تھان لی تھی کہ  
سچ پتہ کروا کے ہی دم لے گی



شام کے وقت ہلکی ہلکی بارش نے موسم رنگین بنا دیا تھا  
وہ لان کی ٹھنڈی گھاس پہ چل رہی تھی  
پھپھو اندر تھی اور ریان پتہ نہیں کہاں تھا  
اچانک اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ گھر سے باہر جائے  
اور اس بارش سے لطف اٹھائے

اتنے میں اسے ریان عجلت سے گھر کے اندر جاتا دیکھائی دیا  
ریان تین دن کی چھٹی لے کے آیا تھا

اور اب ان کو سیکیورٹی خدشات تھے لہذا اسے جلدی بلا لیا گیا تھا  
کپٹن ریان آپ سیدھا میرے بتائے ہوئے پتے پر ہی پہنچے  
معلومات کے مطابق یہ جگہ دہشت گردوں کا گڑھا ہے



ہم نے اس جگہ کو کلیئر کرنا ہے بہت نازک صورتحال ہے کسی کو اس بات کی بھنک بھی نہ پڑے

آپ سمجھ رہے ہیں نہ کپٹین

میسجر نے ریان کو پوری تفصیل سمجھائی ہے جسے ریان نے پوری توجہ سے سنا لیس سر میں سمجھ چکا ہوں اس نے تابعداری سے کہا

اور ایک بات

انہوں نے کچھ یاد آنے پر کہا

آپ گھر سے سادہ خلیے میں آئی ہیں گے

اوکے سر جیسے آپ کہیں

اس نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا

جیسے ہی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا

پریشہ کان لگائے کھڑی پاس ہی کرسی پر بیٹھی تھی

لیکن ریان سمجھ چکا تھا کہ اس نے کان یہیں لگا رکھے ہیں

پریشہ نے محض ریان کو دیکھانے کے لیے اخبار اٹھا کر

منہ کے سامنے اس انداز میں کر لی کہ ریان کو لگے کہ وہ پڑھ رہی ہے  
ریان جانتا تھا کہ ایسی ویسی تو بات اس نے کوئی کی نہیں جس سے اسے شک پڑھے پر جتنی  
بے وقوف وہ تھی وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ دیر سے بات سمجھنے والے لوگوں میں ہے

ریان کے آگے بڑھتے قدم رکے اور وہ دو قدم پیچھے آیا۔

اسے شرمندہ بھی تو کرنا تھا

اس کے ہاتھ میں پکڑی اخبار جو جلد بازی میں اس نے الٹی ہی منہ کے سامنے رکھ لی تھی  
اسے پکڑ کے سیدھا کیا

ساتھ ہی طنز سے کہا  
یہ تو میں جانتا تھا کہ تم دنیا کی عجیب و غریب مخلوق ہو اور تمہارا ہر فعل ہی انوکھا ہے لیکن میں  
یہ نہیں جانتا تھا کہ تم اخبار بھی الٹی پکڑ کر کے پڑھتی ہو

پیشے تھوڑی کھسیانی ہوئی مگر بولی کچھ نہیں

البتہ ریان اب کچھ ضروری سامان لینے اندر چلا گیا تھا

پیشے ایک دم سے اٹھ کر کھڑی ہوئی پہلا خیال جو اس کے ذہن میں آیا اور سر سر کہنے سے  
اس نے جو اندازہ لگایا

وہ یہ ہی لگایا کہ ریان کوئی گینگ چلا رہا ہے  
اور کسی غلط کام میں ملوث ہے تب ہی پھپھو اس کے بارے میں کچھ بتانہیں رہی ہیں  
کون اپنے بیٹے کے گناہ بتاتا ہے کسی کو وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی لیکن میں بھی آج پتہ کروا  
کے رہوں گی

ریان اسے اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا دیکھائی دیا  
امی کو وہ بتا چکا تھا کہ اسے ایک مہینہ لگ ہی جائے گا  
پہلا خیال جو پریشے کے ذہن میں آیا کہ اگر وہ اس کا پیچھا کرے تو  
وہ اس کا پردہ فاش کر سکتی ہے  
ریان گاڑی موڑ کر باہر نکل رہا تھا پریشے بجلی سی تیزی سے پھپھو کو بتائے بغیر آگے بڑھی  
اور ایک ٹیکسی پکڑی اور اسے کہا کہ اگلی گاڑی کے پیچھے چلو  
وہ ذندگی میں پہلی بار یوں اکیلی کہیں جا رہی تھی وہ بہت گھبرا بھی رہی تھی  
یہ وہ علاقہ تھا جہاں سے اسلام آباد ختم ہوتا تھا اور مری شروع ہوتا تھا  
گاڑی سڑک پر رواں دواں تھی شام کا اندھیرا پھیل رہا تھا  
مری جیسی جگہ جہاں بہت سے درخت پائے جاتے ہیں

وہاں بہت جلدی شام کا اندھیرا چھا جاتا ہے  
تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب ہر طرف مکمل اندھیرا چھا چکا تھا  
تو ریان نے ایک سنسان علاقے میں گاڑی کھڑی کر دی تھی  
پریشے نے اس سے تھوڑا پیچھے ہی ٹیکسی رکوادی تھی  
آتے ہوئے دادا جی نے اسے کچھ پیسے دے دیئے تھے  
اس نے اسی میں سے کرایہ ادا کیا  
اور آرام آرام سے اس سمت میں چلنے لگی جدھر ریان جا رہا تھا  
یہ بہت سنسان علاقہ تھا بہت کم لوگ یہاں آتے تھے  
سڑک پر بہت کم تعداد میں گاڑیاں تھیں  
ریان آگے بڑھتا چلا گیا اور پیچھے پریشے اس کی پیروی کر رہی تھی  
بس اسے لگا اس کا شک درست ہونے ہی والا ہے  
یہاں تک کہ ریان ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جو بالکل ویران تھی  
پریشے کو اب ڈر لگنے لگا تھا  
وہ غلطی تو کر چکی تھی لیکن اب پچھتا رہی تھی

# URDU NOVELIANS

اچانک اس کا پاؤں الٹا ہوا اور ایک کانٹا اس کے پاؤں میں چبھ گیا

اس کے منہ سے ایک سسکی لکلی

اس نے نیچے جھک کے کانٹا نکالا

وہ جیسے ہی اوپر اٹھی تو اس نے نظر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا

لیکن ریان اسے کہیں نظر نہ آیا

ریان کیا ادھر تو کوئی بھی نہیں تھا

دیکھنے میں وہ ایک جنگل لگ رہا تھا وہ اتنا گھنا تھا کہ واپسی کا راستہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

اف یہ کیا کر دیا میں نے

میں یہاں آئی ہی کیوں تھی میری عقل پہ تالے پڑھ گئے تھے

اف اب کیا کروں میں واپس کیسے جاؤں گی

اس نے سر تھام لیا

وہ اکیلی کبھی گھر سے باہر نہیں گئی تھی اور ابھی وہ ایک جنگل میں اکیلی تھی

ریان پتہ نہیں کہاں چلا گیا تھا

وہ تو جلد بازی میں پھپھو کو بھی بتا کر نہیں آئی تھی

# URDU NOVELIANS

اس نے پرس سے موبائی ل نکالا لیکن یہ کیا

یہاں پر تو سگنل ہی نہیں آتے تھے

وہ اور گھبرا گئی

پلٹ کر پیچھے پیڑ کے ساتھ جا لگی

اسے وہاں ایک سانپ دیکھائی دی

کا کروچ سے ڈر جانے والی لڑکی سانپ کا کیا مقابلہ کرتی

اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی

اچانک وہ پیچھے سے کسی کے کسرتی بدن سے ٹکرا گئی

وہ بے اختیار پیچھے ہٹی



URDU Novelians

پھپھو باہر آئی تو انھیں پریشہ کہیں دیکھائی نہ دی

انھوں نے کمرے میں ہر جگہ اسے دیکھا

وہ کہیں نظر نہ آئی وہ اتنی ڈر پوک تھی کہ گھر کے باہر جانے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی



پھر وہ کہاں چلی گئی تھی

انہوں نے باہر ادھر ادھر گلی میں ہر جگہ دیکھا

لیکن وہ کہیں نہیں تھی

رات کے دس بج چکے تھے پھپھو کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا تھا

پریشے کو ان کے بھروسے چھوڑا تھا ابو نے

اور اب وہ پانچ گھنٹوں سے غائب تھی اگر اسے کچھ ہو گیا تو

میں ابو کو کیا جواب دوں گی

انہیں سوچ سوچ کر پسینہ آ رہا تھا

انہوں نے ریان کا نمبر ملا لیا لیکن وہ جس جگہ تھا وہاں سگنل نہیں آتے تھے

انہوں نے پریشے کا نمبر ملا لیا لیکن وہ تو بند مل رہا تھا

انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا

انہیں کالونی کا سکیورٹی گارڈ یاد آیا

ایک امید کا دیہ جلا

کہ ہو سکتا ہے وہ کچھ جانتا ہو

وہ باہر کی طرف بھاگی  
اور پریشے کی ایک تصویر جو حال میں ہی انہوں نے اس کے ساتھ لی تھی  
سکیورٹی گارڈ کو دیکھائی  
سکیورٹی گارڈ نے پہلے تصویر کو غور سے دیکھا  
پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا  
یہ بچی تو شام کو ٹیکسی پر بیٹھ کر کہیں گئی ہیں  
اس نے اپنی معلومات کے مطابق بتایا  
شامین بیگم کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی  
پریشے اکیلے کہاں جاسکتی تھی  
اور وہ اس وقت کن حالات میں تھی  
یہ کوئی نہیں جانتا تھا  
پھپھو نے سر تھام لیا



پریشہ یکدم بو کھلا کر پیچھے ہٹی

اندھیرا میں اسے کوئی دیکھائی نہ دے رہا تھا

مقابل کا بھی یہی حال تھا

سامنے موجود شخص نے ٹارچ اس کے منہ پر لگائی تو چونک گیا

یکدم اسے دور دھکیلا

پریشہ نا سمجھی سے سارا منظر دیکھنے لگی

تم یہاں کیا کر رہی ہو

سامنے کھڑے شخص کو شاید یقین نہیں آ رہا تھا

پریشہ یہ شناسا آواز ایک دم سمجھ چکی تھی

وہ کوئی اور نہیں ریان تھا

اس کی سانس میں سانس آئی چلو اچھا ہوا وہ اسے ملا تو

اس کی خوف کے مارے جان نکل رہی تھی

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں

پریشے نے الٹا سوال کیا

میں جو میرا دل کرے وہ کروں گا تمہیں کیوں بتاؤں میں

وہ واقعی اسے یوں دیکھ کر بہت خیران تھا

میرا بھی جو دل کرے گا کروں گی

اس نے بھی اسے انداز میں کہا

تم جانتی ہو یہاں کتنا خطرہ کیا

کیا عجیب لڑکی ہو تم یار

وہ واقعی ہی اب اکتا گیا تھا

اس لڑکی نے اس کے لیے کتنی بڑی مصیبت کھڑی کر دی تھی

وہ اس بات کا اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا

کیا ہو گیا ہے پکڑی گئی ناچوری تب گھبرا گئے ہیں

اس نے کمرے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کسی تھانے دار کی طرح اس سے پوچھا

کون سی چوری

اس نے حیرت سے پوچھا

یہی کہ آپ کوئی گینگ چلا رہے ہیں اور یہاں چھپ چھپ کے آتے ہیں روز  
اس نے اپنی طرف سے چلاک بنتے ہوئے کہا  
اور آج آپ پکڑے گئے۔

اس نے ہاتھ جھاڑے

کیا لڑکی ہے کیا خود سے ہی اندازے لگاتی ہے

یہ مصیبت یہاں آ تو گئی ہے

اب اس کو واپس کیسے بھیجا جائے

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ قریب سے فائی رنگ کے آواز آنے لگی

پریشہ سہم کے ریان کے ساتھ لگ کے کھڑی ہو گئی

ریان سمجھ چکا تھا کہ آپریشن شروع ہو گیا ہے

لیکن وہ ان حالات میں اسے اکیلا چھوڑ کے کیسے جائے۔

جو بھی تھا وہ اس کی بیوی تھی اس کی ذمہ داری تھی

ریان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے ایک مورچے کے پیچھے لے گیا

یہ مورچے آرمی والے دشمنوں سے بچاؤ کے لیے بناتے ہیں

پریشے نے ڈرتے ڈرتے ریان سے پوچھا  
آپ کے ان غلط کاموں کے بارے میں کیا پھپھو بھی جانتی ہیں  
اس نے کچھ اس معصومیت سے کہا کہ  
ریان کا دل کیا کہ قریب سے ہی کوئی چیز اٹھا کر یہ اپنے سر میں دے مارے یا پھر  
اس کے سر میں  
اوپاگل لڑکی میں کسی غلط کام میں ملوث نہیں ہوں  
اس نے کچھ سختی سے کہا  
میں آرمی کپٹین ہوں  
کپٹین ریان خان نام ہے میرا  
اس نے کچھ جتا کر کہا  
اب اس سے چھپانے کا کچھ فائی دہ نہیں تھا  
کیوں کہ جس بے وقوفی کا اسے خوف تھا وہ کرچکی تھی وہ  
اچھا تو پھر ابھی بات اس کے منہ میں ہی تھی کہ  
ایک دفعہ پھر فائی رنگ کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا



شور تھا

پہلے وہ گھبرائی تھی اب باقاعدہ رونے لگی تھی

ریان جو پہلے ہی غصے میں بیٹھا تھا

اس کی وجہ سے وہ آپریشن میں بھی حصہ نہیں لے پارہا تھا

اس نے کچھ غصے سے کہا

میرے پیچھے آنے کی کیا ضرورت تھی

تو آپ مجھے اگر بتا دیتے کہ آپ آرمی میں ہیں تو ایسا نہ ہوتا

اس نے گویا بات ہی ختم کر دی

کیوں تم میری اماں جی تھی جو تمہیں بتاتا میں

اس نے چبا چبا کے لفظ ادا کیے

پریشے نے جواب میں برا سامنہ بنا کر کہا

اماں نہیں بیوی تو ہوں

اس کے منہ سے پھسلا

ریان جواب میں خاموش رہا

پریشے کو احساس ہو گیا کہ اس نے غلط وقت میں غلط بات کی ہے  
لیکن یہ پہلی بار تو نہیں تھی یہ تو اس کی عادت تھی  
اس لیے تھوڑی دیر شرمندہ رہنے کے بعد وہ پھر نارمل ہو گئی تھی



آپریشن اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا بہت سے دہشتگرد واصل جہنم کر دیے گئے تھے  
اب جب ریان مطمئن ہو گیا کہ اب کوئی خطرہ نہیں ہے تو وہ پریشے کو لے کر آگے بڑھا  
کیونکہ وہ ان حالات میں اسے اکیلا واپس نہیں بھیج سکتا تھا  
اسے ابھی کپٹین کے سوالات کے بھی جوابات دینے تھے  
اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

کہ وہ کیا کہے گا

یہ لڑکی اس کی زندگی میں مشکلات بڑھا رہی تھی  
پتہ نہیں کون سا برا وقت تھا جب اسکا نکاح پریشے سے ہوا تھا

لیکن اب اس جلنے کڑنے کا کیا فائدہ تھا

جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا تھا



پریشہ اس کی رہنمائی میں آگے بڑھ رہی تھی وہ آگے گئی تو اسے پاک آرمی کی وردی میں  
کچھ نوجوان نظر آئے جو اب دہشگردوں کی لاشوں کا جائی زہ لے رہے تھے  
ریان کے ساتھ ایک لڑکی کو دیکھ کر وہاں موجود سب ہی لوگ چونک پڑھے  
ریان تھوڑا شرمندہ ہوا کیونکہ اس کے کیریئر کے اتنے سالوں میں اس نے کوئی ایسا کام  
نہیں کیا تھا

جس کی وجہ سے وہ شرمندہ ہو

بہر حال اس کی ماں نے ایک شاندار کارنامہ پریشہ کی شکل میں سرانجام دیا تھا  
جس کا خمیازہ اسے تمام عمر بھگتنا تھا

سر

ایک سپاہی نے اسے پکارا

میجر آپ کو یاد کر رہے ہیں

اس نے پریشہ کے متعلق کچھ نہیں پوچھا

ریان جانتا تھا کہ آج کے آپریشن میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے اب اس سے انوسٹیگیشن ہوگی

ٹھیک ہے میں آتا ہوں

وہ کہہ کہ آگے بڑھنے لگا

اور ایک بات اگر تم زیادہ چالاک بنی یا دھڑا دھڑا کہیں گئی تو پھر دیکھنا

اس نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کرتے ہوئے کہا

پریشہ اتنی شرمندہ تھی کہ کچھ بول ہی نہ پائی



آرمی والے جتنے دن وہاں رہتے ہیں خیمے ہیں

وہ میجر کے خیمے میں گیا انھوں نے یہاں تقریباً ایک مہینہ رہنا تھا لہذا یہاں ان کے انتظامات

پورے تھے

میجر پاس پڑے نقشے کا بخوبی جائزہ لے رہے تھے

ریان کو اندر آتا دیکھ کے انھوں نے ایک نظر اسے دیکھا

اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ریان چپ چاپ پاس رکھی کر سی پر بیٹھ گیا

کپٹین ریان

میجر نے بات کا آغاز کیا

آپ ہمارے ذمہ دار کمانڈر ہیں آپ نے اپنے پورے کیرئیر میں کبھی ایسی کوتاہی نہیں کی تو  
آج کی گئی اس کوتاہی کی وجہ پوچھ سکتا ہوں آپ سے

انہوں نے آرام سے پوچھا

پہلے میری زندگی میں یہ مصیبت شامل نہیں تھی نا اس کا دل کیا بول دے

مگر چپ رہا

سر میں معافی چاہتا ہوں لیکن ایک ایمر جنسی تھی جس کی وجہ سے میں شامل نہیں ہو پایا

اس نے جواز پیش کیا

ایسی بھی کیا ایمر جنسی تھی کہ آپ یہاں آکر بھی آپریشن میں شامل نہیں ہوئے

آرمی والوں کی ایک بات ہوتی ہے انھیں کسی بھی حالات میں اپنی احساسات پر قابو پانا آتا ہے

سر وہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے بتائے

کیا بات ہے کپٹن آپ پریشان لگ رہے ہیں۔  
سر وہ میری بیوی میرے پیچھے آگئی ہے اس وجہ سے  
اس نے آخر تیز تیز بولتے ہوئے بتا ہی دیا

کیا

میسجر سبحان اپنی جگہ سے اچھل پڑے  
جی سر مجھے خود یہ امید نہیں تھی  
وہ اب بھی شرمندہ تھا

کپٹن ریان آپ کو یہ چھوٹی سی بات لگتی ہے  
کہ اس نے آپ کا پیچھا کیا اور اب وہ یہی موجود ہے  
یہ کتنے خطرے کی بات ہے

URDU Novelians

وہ واقعی فکر مند تھے

سر میں اس کو اکیلا نہیں بھیج سکتا ورنہ میں یہ کب کا کرچکا ہوتا

اس نے ان کی پریشانی دور کرنے کی کوشش کی

کپٹن ریان آپ جانتے ہیں کہ یہ جگہ خطرے سے خالی نہیں ہے

ابھی بھی یہ جگہ دہشتگروں کا گھڑ ہے  
ہم کم از کم ایک مہینہ یہاں سے نہیں نکل سکتے ہیں  
انہوں نے اسے موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا  
اور اگر کسی کو یہ بھنک بھی لگ گئی کہ ایک لڑکی یہاں موجود ہے تو  
کتنی نازک صورتحال ہے  
ابھی آپ اس کو لے کے ادھر سے نکلے تو اور یہ باپ بھی باہر نکل جائے گی کہ یہاں پہ خفیہ  
آپریشن ہو رہا ہے  
انہوں نے اسے حالات سے آگاہ کیا  
سر مجھے اندازہ ہے لیکن میں مجبور ہوں مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کروں  
وہ واقعی ہی بے بس تھا  
ایک ہی راستہ ہے ہمارے پاس ہم یہ بات خفیہ رکھیں گے کہ  
یہاں ایک لڑکی موجود ہے  
ہمارے ساتھ وہ ہمارے تحفظ میں رہے گی  
ہم جتنے دن یہاں موجود ہے وہ یہیں رہیں گی



اور جیسے ہی حالات بہتر ہو گے

ہم انہیں واپس بھیج دے گے

انہوں نے اگلا لائی حہ عمل ترتیب دیا

واقعی ہی اور کوئی راستہ نہیں تھاریاں نے سر اثبات میں ہلا دیا

وہ جس مصیبت سے دور بھاگتا تھا

اب اسی کے ساتھ اسے رہنا تھا



ریان اپنے خیمے میں آیا تو پریشہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی

اس کے ہاتھ میں ایک پلیٹ تھی

یہ لو کھانا کھا لو تم نے شام سے کچھ نہیں کھایا

اس نے پلیٹ پریشہ کے سامنے کی

پریشہ نے ایک نظر اس ملغوبے کو دیکھا جسے ریان کھانے کا نام دے رہا تھا

آپ یہ کھائے گے اس نے اس ملغوبے کی طرف اشارہ کیا

یہ کیا ہم نخرے نہیں کرتے پیٹ ہی بھرنا ہوتا ہے جو مل جائے کھا لیتے ہیں

اس نے سنجیدگی سے کہا

مثلاً کیا کیا کھاتے ہیں

اس نے دلچسپی سے پوچھا

کچھ بھی اگر کچھ نہ ملے تو انسان بھی کھا لیتے ہیں اس نے اس کی حالت سے مزا لیتے ہوئے کہا

تو پھر اگر آپ کو کچھ ناملا تو مجھے بھی کھا لے گے

اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا

نہیں میں چربی والا گوشت نہیں کھاتا

اس نے اسی ملغوبے کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے کہا

پریشے نے ایک نظر خود کو دیکھا

اب وہ اتنی بھی موٹی نہیں تھی کہ وہ اسے ایسے کہہ رہا تھا

وہ منہ بسور کے بیٹھ گئی

دیکھو یہ کھالو

ورنہ بھوکی رہو گی

اس نے اسے مشورہ دیا

میں نے نہیں کھانا اس نے اسی انداز میں کہا

اچھا جیسی تمھاری مرضی

کہہ کر وہ پریشہ کو کڑرنے کے لیے چھوڑ کے پھر سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا



پریشہ کا آج وہاں دوسرا دن تھا۔۔۔۔۔ یہاں پہ اندر بیٹھ بیٹھ کہ اب وہ تنگ ہونے لگے

تھے وہ آرمی والوں کی روٹین کا بھی جائزہ لے رہی تھی ان کا ایک مکمل شیڈیول تھا

وہ صبح نماز ادا کرتے تھے وہاں پر صبح بہت جلدی ہو جاتی تھی

وہ سب اپنے کام خود ہی کرتے تھے البتہ ریان کے چھوٹے چھوٹے کام پریشہ خود کرنے کی

URDU Novelians

کوشش کرتی

جو وہ ہمیشہ خراب کر دیتی تھی

لہذا اب ریان کی کوشش یہ ہی ہوتی تھی کہ وہ اپنے کام خود ہی کرے

پریشہ نے دیکھا کہ وہاں کچھ ایسے نوجوان بھی تھے جو اپنے ٹرینگ ابھی مکمل کر کے

پاک آرمی میں شامل ہوئے تھے  
ہر کسی کے یہ خواہش تھی کہ وہ شہادت کے رتبے پر فائز ہو  
پریشے نے یہ سب کتابوں میں پڑھا تھا اور آج جب سب دیکھ رہی تھی تو اس کو کتابوں پہ لکھا  
حرف حرف سچ لگتا

واقعی ہی ہماری پاک آرمی جیسا کوئی نہیں پریشے سوچ کے رہ گئے



پریشے کو غائب ہوئے آج دوسرا دن تھا پھپھو نے قریب ہر جگہ اسے تلاش کر لیا تھا لیکن وہ  
کہیں نہیں ملی تھی

دادا جی کئی بار فون کر کے پریشے کے متعلق پوچھ چکے تھے

اور پھپھو نے ہر بار ٹالا تھا  
انہیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کریں

ریان نے ایک مہینے بعد واپس آنا تھا پریشے کا فون مسلسل بند آ رہا تھا  
اب سکیورٹی گارڈ کے کہنے کے مطابق پریشے ٹیکسی پر بیٹھ کے کہیں گئی ہے

تو پریشہ ٹیکسی پر بیٹھ کر کہاں جاسکتی  
ایک گاؤں کی رہنے والی لڑکی جو یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں وہ اکیلی کہاں جاسکتی ہے  
اگر کچھ اوپر نیچے ہو گیا تو وہ ابو کو کیا جواب دیں گی  
وہ ان کے گھر میں ان کی ذمہ داری تھی  
وہ بہانے بنا بنا کر بھی تھک چکی تھی  
وہ نہیں جانتی تھی کہ اب کی بار اگر ابو کا فون آیا تو وہ کیا جواب دے گی

♥♥♥♥

شام کو پرندے اپنے گھونسلوں میں لوٹ رہے تھے  
سورج کی کرنیں مدھم مدھم ہو چکی تھی  
شام کا مدھم مدھم سا اندھیرا رات کی آمد کی اطلاع دے رہا تھا  
ایسے میں نواب تصدق خان کسی گہری سوچ میں گم بیٹھے تھے  
آج تیسرا روز تھا ان کی پریشہ سے بات نہیں ہو پارہی تھی  
وہ اس صورتحال کو سمجھ نہیں پارہے تھے کہ آخر شامین کیوں نہیں بات کر رہی تھی  
آخر انھوں نے ملازم کو آواز دی

جاؤ سلطان کو بلا کہ لاؤ

انہوں نے اپنے وفادار کو بلایا

تھوڑی ہی دیر بعد سلطان ان کے سامنے تھا

جی صاحب جی

اس نے آتے ہی ہاتھ باندھ کے اپنے محسوس لہجے میں کہا

سلطان تیاری کرو ہم نے ابھی شہر کے لیے نکلنا ہے

ان کے دل میں ایک کھٹکا تھا

جو وہ آخر زبان پر لے ہی آئے تھے

سلطان نے چپ چاپ اثبات میں سر ہلادیا

اور چلا گیا

وہ محسوس کر رہے تھے کہیں کچھ غلط ہوا ہے

اب وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ کیا غلط ہوا ہے

وہ دل میں دعا کر رہے تھے کہ ان کے وسوسے سچ ثابت نہ ہو



# URDU NOVELIANS

پریشہ اپنے بال کھولے نیچے نظریں جھکائے کچھ لکھ رہی تھی  
ریان کے اندر آتے ہی وہ چونکی اور چپ چاپ ڈائیری پیچھے سرکادی  
کیا ہوا بور ہو رہی ہو

اس نے آرام سے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا  
ہاں کچھ کچھ

پریشہ نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا

اچھا ہم واپس کب جا رہے ہیں

دوسرا دن ہے

اس نے آنکھیں میٹکا کر پوچھا

ریان کو ایسے وہ بہت پیاری لگی جو بھی تھا وہ بہت معصوم تھی

URDU Novelians

ریان کو ایسے دیکھ کر

اس نے چٹکی بجائی

ریان یک دم چونکا

کچھ نہیں کیا بول رہی تھی تم



کب واپس جا رہے ہیں

اس نے اپنا سوال واپس دوہرایا

کچھ کہہ نہیں سکتا میں

ایک مہینہ بھی لگ سکتا ہے یہ دو تین دن بھی

یہ حالات کی سنگینی پر محض ہے

اس نے اسے آگاہ کیا

مطلب میں ایک مہینہ آپ کے ساتھ رہوں گی

اس نے خوشی سے آنکھیں بند کر کے کسی بچی کی طرح تالی بجائی

ریان نے پھر اسے دلچسپی سے دیکھا

اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے ایک آنکھ کھول کے اسے دیکھا

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

اس نے پھر سے آنکھ بند کر دی

کتنی معصوم ہے یہ اس نے سوچ کہ سر جھٹک کے آنکھیں موند لی



دروازے پر مسلسل دستک ہو رہی تھی  
شامیں بیگم جو اندر کچن میں کھانا بنا رہی تھی  
ہانڈی میں چمچہ ہلا کر باہر کی طرف گئی  
جسے ہی دروازہ کھولا ان کے طوطے اڑ گئے  
آگے ان کے والد صاحب بہت سے تحفے تحائف کے ساتھ موجود تھے  
ان کی آمد اتنی غیر متوقع تھی کہ وہ سنبھل ہی نہ پائی  
بس ان کو دیکھے گئی  
کیا بات ہے ہمارے آنے سے کیا آپ کو خوشی نہیں ہوئی انھوں نے شامیں بیگم کے ایسے  
دیکھنے پر پوچھا  
ارے نہیں ابو آئی ہیں آئی ہیں اندر آئی ہیں  
وہ انھیں اندر لے کے آئی پانی دیا  
ارے ہماری پریشہ کہیں نظر نہیں آرہی  
انھوں نے سانس لیتے ہی پہلا سوال پریشہ کے ہی متعلق کیا

# URDU NOVELIANS

اور پھپھو کو سمجھ نہ آئی کہ وہ کیا جواب دیں

وہ ابو وہ سو رہی ہے

آپ کہیں تو اٹھا دوں

وہ جانتی تھی کہ ابو کبھی پریشے کو اٹھانے کا نہیں کہیں گے

نہیں ابھی تو دو دن میں یہی ہوں اٹھے گی تو مل لوں گا

کہہ کر وہ آرام سے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کے بیٹھ گئے

البتہ شامین پھپھو کا چین و سکون برباد کر چکے تھے

لیکن پھپھو کر بھی کیا سکتی تھی

سر ہلاتی ہوئی باہر چلی گئی



پریشے اپنے خیمے سے باہر نکلی تو اسے باہر کوئی دیکھائے نہ دیا

او تیری خیر کہیں مجھے یہاں چھوڑ کے تو نہیں چلے گے

اس نے دل ہی دل میں سوچا

اور باری باری سب کے خیموں میں جھانکنے لگی

لیکن اسے کوئی بھی دیکھائی نہ دیا

اب وہ سچ میں گھبرا گئی

آخر اسے ایک جگہ سے کچھ آوازیں آئی ہیں اس نے قریب جا کر دیکھا

تو سارے فوجی ایک جگہ بیٹھے تھے

میجر انھیں کچھ سمجھا رہے تھے

سب ہمہ تن گوش ہو کہ سن رہے تھے

آپریشن کے دوران اگر مقابل دشمن آپ کا بھائی ہو تو

آپ کیا کریں گے

کیا آپ فائی رکریں گے یا چھوڑ دیں گے

میجر نے سوال کیا تھا

ہم فائی رکریں گے سب نے ایک آواز ہو کر کہا تھا

پریشے باہر کھڑی سب سن رہی تھی

اور اگر مقابل آپ کا باپ ہو تو

انھوں نے ایک دفعہ پھر پوچھا تھا

ہم تب بھی یہ ہی کریں گے

وہ پر غزم تھے

اور اگر آپ کا بیٹا ہو تو

انہوں نے اپنا سوال دہرایا

کچھ دیر خاموشی چھا گئی

ہم تب بھی یہیں کریں گے

ان کے حوصلے بہت بلند تھے

وہ نہ پیچھے ہٹنے والے تھے

نہ گھبرانے والے

عظیم لوگوں کے عظیم ارادے

اور آپ سب یہ کیوں کریں گے

انہوں نے پھر پوچھا

ہم یہ سب اپنے وطن کے لیے کریں گے

ہم نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کریں گے اور اس کا صلہ خدادے گا

وطن پر ہر رشتہ قربان

انہوں نے مل کر کہا

آپ سب آپریشن کے لیے تیار ہیں

ہم ایک دو دنوں تک آپریشن شروع کر دے گے۔

وہ اپنی بات ختم کر چکے تھے

سب آہستہ آہستہ باہر نکل رہے تھے

ریان باہر نکلا تو اس نے دیکھا پریشہ باہر کھڑی تھی

اس کے سر پر آرمی کی پی کیپ تھی

وہ آرام سے چلتا ہوا اس کے پاس آیا

اپنی کیپ اتار کے اس کے سر پر پہنادی

اور اس کا آنسو صاف اپنی انگلی پہ چن کے آگے بڑھ گیا

اس کے ایسا کرنے سے پریشہ کو محسوس ہوا کہ وہ تو رو رہی تھی

وہ روتے روتے ہلکے سے مسکرا دی

اور ریان کو لگا کہ وہ دنیا کا سب سے خوبصورت منظر دیکھ رہا ہے



شامین

تصدق صاحب نے کھانے کی ٹیبل پر انھیں پکارا

جی ابو

انھوں نے نظر نہیں اٹھائی

ریان کہاں ہے

ابو وہ آرمی آفیسر ہے وہ ادھر مصروف ہے ایک مہینے کے لیے

ہوں

ٹھیک

انھوں نے روٹی کا نوالہ توڑا ہی کہ

بول اٹھے

رات ہو گئی ہے پریشے تو اتنا نہیں سوتی ہے تم نے اسے جگایا نہیں

اور میرا بھی نہیں بتایا

وہ اب ان سے پوچھ رہے تھے



پانی ان کے خلق میں اٹک گیا

ارے نہیں ابو وہ اصل میں اس کی طبیعت خراب تھی تو میں نے ہی کہا آرام کرو

انہوں نے بات کو گھمایا

یہ کیا بات ہوئی

ہماری پریشہ کی طبیعت خراب ہے آپ ہمیں ابھی بتا رہی ہیں

ہم جا کے دیکھتے ہیں انہوں نے فکر مندی سے اٹھتے ہوئے کہا

یہ دیکھ کے پھپھو بو کھلا گئی ابو آپ کہاں جا رہے ہیں میں دیکھتی ہوں

انہوں نے انہیں روکنے کی کوشش کی پر وہ نہ رکے

پریشہ کا کمرہ کون سا ہے انہوں نے پوچھا

پھپھو نے چپ چاپ کمرے کی جانب اشارہ کیا

انہوں نے جیسے ہی دروازہ کھولا پریشہ اندر موجود نہیں تھی

وہ شازمین بیگم کی طرف پلٹے

ان کے خدشے سچ ثابت ہوئے تھے

شازمین میری پریشہ کہاں ہیں؟۔

# URDU NOVELIANS

انہوں نے تھوڑی سحتی سے پوچھا

ابو وہ گھبرا رہی تھی

ابو پریشہ کہیں چلی گئی ہے۔

کیا بکواس کر رہی ہوں پریشہ کہاں جاسکتی ہے

ان کی آواز تھوڑی اونچی ہوئی تو سلطان بھی وہے پہنچ آیا

ابو میں نہیں جانتی مجھے خود سکیورٹی گارڈ نے بتایا

انہوں ڈرتے ڈرتے کہا

میری پریشہ دھوکے باز نہیں ہے

وہ کہیں نہیں جاسکتی

کہتے کہتے وہ نیچے ڈھے گئے

پھپھو اور سلطان دونوں ان کی طرف بھاگے



یہ لے پانی

رضیہ نے پانی کا گلاس سلطان کے ہاتھ میں پکڑایا

جسے اس نے تھام لیا

کیا ہوا ہے پریشان لگ رہے ہو

رضیہ پوچھے بنانہ رہ سکی

کچھ خاص نہیں وہ خان صاحب کا وفادار تھا کیسا یہ بات باہر نکالتا

لیکن رضیہ اس کی بیوی تھی وہ اسے تو بتا ہی سکتا تھا

وہ اپنے خان صاحب ہیں نا

اس نے رازداری سے کہا

ان کی پوتی شہر سے کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے

ہائے

رضیہ نے دل پہ ہاتھ رکھ دیا

URDU Novelians

ہائے پھر

اس نے اگلی بات پوچھی

تو پھر کیا خان صاحب کو دل کا دورہ پڑا ہے

اس نے اس بار بھی رازداری سے کہا

اب کیسے ہیں وہ

وہ اب سنبھل چکی تھی اب تفصیل پوچھ رہی تھی

چار لگا کہ آگے بتانی بھی تو تھی

اب خطرے سے باہر ہیں

لیکن سن تو کسی کو بتانا مت اچھا

ارے میں کیوں بتاؤ گی خان صاحب کی غزت ہماری غزت

اس نے عقلمندی سے کام لیتے ہوئے کہا

ورنہ گاؤں کی عورتوں کو کسی کی کمزوری پتہ چلے اور بات پورے گاؤں میں نہ پھیل جائے یہ نا ممکن تھی

اور شام تک یہ بات پورے گاؤں میں پھیل چکی تھی

URDU Novelians ♥♥♥♥

شازمین بیگم اس وقت ہسپتال میں خان صاحب کے پاس بیٹھی تھی

ابو اب آپ کی طبیعت کیسی ہے

انہوں نے ان کے ہوش میں آنے کے بعد پہلا سوال یہ ہی کیا

# URDU NOVELIANS

مر جانے دیتے مجھے تم کیوں بچایا مجھے میں ایسی ذلت بھری زندگی نہیں جینا چاہتا  
انہوں نے آزر دہ لہجے میں کہا  
ابو کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔

میں آپ کے دشمن وہ تڑپ ہی تو اٹھے تھے  
تو اور کیا بولو میں وہ ہماری غزت روند کے آگے بڑھ گئی ہے اس نے ہمیں کہیں منہ  
دیکھانے کے لائق نہیں چھوڑا  
ابو جو ہونا تھا ہو گیا ہے اب آپ پریشے کی سلامتی کے دعا کریں  
ریان کے حق میں جو بہتر ہو گا اسے وہ ہی ملے گا  
انہوں نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا  
بس اب ہم سے پریشے کی کوئی بات مت کیجیئے گا اب  
وہ خاموش ہو گئی



پریشے کتنی دیر سے اپنا پرس تلاش کر رہی تھی

# URDU NOVELIANS

ابھی اپنے ذہن پر زور ڈالا تو یاد آیا کہ ریان سے ٹکر لگتے وقت اس کا بیگ نیچے گرا تھا  
جسے وہ اٹھانا بھول گئی تھی پتہ نہیں پھپھو کیا سوچ رہی ہو گی  
وہ تو انھیں بتا کر بھی نہیں آئی تھی

ابھی تک تو دادا جی تک بھی خبر پہنچ گئی ہو گی  
ریان اندر آیا تو

اس سے پوچھے بنا نہ رہ سکا

کیا بات ہے پریشان کیوں ہو؟

ریان میں جلد بازی میں کسی کو اطلاع دے کر نہیں آئی تھی

اس نے انگلیاں مڑوڑتے ہوئے بتایا

اور میرا موبائل بھی گم ہو گیا ہے

ریان اس سے اسی چیز کی توقع رکھتا تھا

امی یقیناً پریشان ہو گی وہ جانتا تھا لیکن یہاں سگنل نہیں آتے تھے

وہ کیسے اطلاع دیتا

اچھا تم فکر نہ کرو کچھ نہیں ہوتا ہم آنے والے وقت میں سب بتا دے گے

اس نے اسے تسلی دی

ویسے بھی تم اپنے شوہر کے پاس ہو محفوظ ہو

اس نے آج پہلی بار اسے یہ حق دیا تھا

وہ مسکرا کہ اسے دیکھنے لگی

اس نے ہاتھ اٹھا کر ماتھے کو مسلا

کیا ہوا

کیا سر میں درد ہو رہا ہے

وہ فکر مند ہوئی

ہاں تھوڑا تھوڑا اس نے اسی طرح لیٹے لیٹے کہا

اچھا کیا میں دبا دوں

اس نے مدھم لہجے میں کہا

ریان نے سر اثبات میں ہلا دیا

وہ آرام آرام سے اس کا سر دبانی لگی

اور ریان کو پتہ ہی نہ چلا کہ وہ سو گیا



ریان کیمپ کے اندر آیا تو پریشہ آنکھیں بند کیے لیٹی تھی

ریان کو ایک نظر دیکھ کر اس نے پھر سے آنکھیں موند لی

ریان نے قریب پڑے بیگ کو کچھ حیرانگی سے دیکھا

اس بیگ کو اس نے پہلے نہیں دیکھا تھا

وہ پاس گیا بیگ کو اٹھایا تو دیکھا اندر کچھ کتاب نما چیز ہے

ریان

پریشہ نے چلا کر کہا ساتھ ہی اٹھ بیٹھی

چھوڑیں اسے مجھے دیں

پریشہ نے کہہ کر ساتھ ہی بیگ اس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا

کیوں کیا یہ تمہارا ہے

ریان نے خیرت سے پوچھا

جی بالکل یہ میرا ہے

پریشے نے بیگ کو کسی قیمتی خزانے کی طرح دل کے ساتھ لگایا

ریان ہلکا سا مسکرایا

تم تو ایسے بی ہو کر رہی ہو جیسے اس کے اندر کوئی قیمتی خزانہ ہے

ہاں جی بالکل اس کے اندر میری بہت پیاری دوست ہے

جس کے ساتھ میں اپنے دل کی ہر بات کر سکتی ہوں

اس نے آنکھیں بند کر کے ایک گہرا سانس لیا

اچھا مجھے بھی دیکھاؤ اپنی دوست

ریان کو آہستہ آہستہ اس کی یہ باتیں اچھی لگنے لگی تھی

نہیں وہ صرف میری دوست ہے

بچپن سے اس نے صرف ریان کے ہی خواب دیکھے تھے تو

وہ سب کچھ اسی کے بارے میں لکھتی تھی

وہ جہاں کہیں بھی جاتی ڈائیری ہمیشہ اس کے پاس ہوتی

وہ نہیں چاہتی تھی کہ ریان کے سامنے اس کا برہم ٹوٹے

ہوں اچھا تو یہ بات ہے

اچھا پھر مجھے اس کا نام ہی بتادو

اس نے کچھ سوچتے ہوئے شرارت سے کہا

ڈائییری

اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا

ریان کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی اسے یکدم کوئی یاد آیا

وہ بھی تو اپنی ڈائییری ہمیشہ پاس رکھتا تھا

اچھا کیا تم بھی ڈائییری لکھتی ہو

اس نے مدھم لہجے میں کہا

لوجی میں ہی تو لکھتی ہوں اور کون لکھتا ہے بھلا

کیا آپ بھی لکھتے ہیں

اس نے دبے دبے جوش سے کہا

اچھا ایک بات تو بتاؤ

اس نے اس کی توجہ ہٹانے کی غرض سے بات تبدیل کی

اس نے ایک ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھا

اور اس کو منتظر نظروں سے دیکھنے لگی  
تمہیں ڈائییری لانا یاد رہا اور امی کو بتانا یاد نہیں رہا  
اس نے مصنوعی خفگی سے کہا

خالانکہ وہ یہ بات اسے بہلانے کے لیے کر رہا تھا  
وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا چھوٹا سادل ٹوٹے  
ہاں نا تو وہ تو ہر جگہ میں اسے ساتھ رکھتی ہوں  
اور ویسے بھی آپ نے کہا تو ہے کہ آپ سب سنبھال لیں گے  
کہہ کر وہ پیچھے ہو کر ایسے اطمینان سے بیٹھ گئی  
جیسے مسئی لہ ہی حل ہو گیا ہو  
دوسروں کا ہاتھ پکڑ کے چلنے والے لوگ  
اور دوسروں پہ آرام سے یقین کر لینے والے لوگ

بہت معصوم ہوتے ہیں  
اس کی ذندہ مثال پریشہ تھی



پریشے کی رات کو آنکھ کھلی تو اسے ریان کہیں دیکھائی نہ دیا  
وہ گھبرا کے اٹھی اور ریان کو پکارتی ہوئی باہر نکل گئی  
چاند کی مدھم روشنی میں اسے ریان نظر آیا  
ریان کی اس کی طرف کمر تھی

پریشے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کی طرف گئی  
ریان

اس نے ہولے سے پکارا  
ریان پیچھے نہیں مڑا

ابھی تک جاگ رہے ہیں

اس نے اس کے قریب کھڑے ہو کر کہا

چاند اس منظر کو چھپ چھپ کر دیکھ رہا تھا

ہاں نیند نہیں آرہی

اچھا اگر آپ سونے کی کوشش کریں گے تو نیند آ جائے گی

اس نے ریان کے کندھے پر ہاتھ رکھا

پریشے

پریشے وہی کھڑی رہی

محبت ایک مرض ہے جو انسان کو اندر ہی اندر ختم کر دیتا ہے

پریشے سے بہتر یہ کون سمجھ سکتا تھا

اس نے بچپن سے اب تک اپنے نام کے ساتھ ایک ہی نام سنا تھا

وہ تھاریاں

اس نے اسی سے ہی بے انتہا محبت کی تھی

بغیر کسی ذاتی فائی دے کے

لیکن ایسی محبتیں تو ناسور ہوتی ہیں نا پریشے جن میں ہم یہ جانتے بھی ہیں کہ وہ انسان ہمیں کبھی نہیں مل سکتا پھر بھی ہم اس سے محبت کرتے ہیں

ہمارے ہاتھوں کی لکیروں میں اس شخص کا نام نہیں ہوتا ہے

اور ہمارا دل پھر بھی ایک ہی مخصوص تال پر دھڑکتا ہے

اور ہمارے لیے وہی انسان ہمارا سب کچھ ہوتا ہے

وہ کب سے اس بوجھ کے ساتھ زندگی گزار رہا تھا

آج وہ اس بوجھ سے خلاصی چاہتا تھا

وہ اپنا دل کھول کر اس کے سامنے رکھنا چاہتا تھا

پھر اس کا جو بھی فیصلہ ہو گا وہ اسے منظور ہو گا

پریشے کو اس کی باتوں کی کچھ سمجھ نہ آئی نا سمجھی سے دیکھنے لگی

میں نے بھی ایسی ہی محبت کی ہے

میں نہیں جانتا وہ کون ہے کیسی ہے اس کا کیا نام ہے

مجھے اس بات سے کوئی غرض بھی نہیں ہے

آخر کار اس نے بول ہی دیا

اور پریشے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی

وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی

میں نے ہمیشہ سے اسی جیسی لڑکی کی طلب کی تھی

اس کی ڈائیری ملی تھی مجھے اور میں اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا

نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے تمہارے حق میں شراکت کی

لیکن تمہیں پورا پورا حق ہے تم چاہو تو میرے ساتھ رہو



میں کوئی ی بھی رشتہ جھوٹ کی بنیاد پر شروع نہیں کرنا چاہتا  
جو تمہارا فیصلہ ہو گا وہ سر آنکھوں پر کہہ کر وہ رکا نہیں آگے بڑھ گیا  
لیکن پریشہ ایک ہی بات میں الجھی تھی

ڈائییری ملی تھی

کون سی ڈائییری؟



ریان کیمپ کے اندر آیا تو پریشہ اسے کہیں دیکھائی نہ دی

رات کا اندھیرا ہر سو پھیل چکا تھا

جنگل میں اس وقت عجیب و غریب آوازیں آرہی تھی

ریان نے ادھر ادھر دیکھا

URDUNovelians

پریشہ کو دو تین دفعہ پکارا بھی

لیکن کوئی جواب نہ آیا

ریان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ

پریشہ بتائے بغیر کہاں چلی گئی ہے

# URDU NOVELIANS

وہ جتنی بے وقوف تھی ریان کو ہر وقت خوف رہتا تھا کہ

وہ کچھ غلط نہ کر دے

وہ اب پچھتا رہا تھا کہ اس نے وہ سب باتیں پریشے کو بتائی ہی کیوں

اگر اسے علم ہوتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتا

لیکن اب توجو ہونا تھا ہو چکا تھا

اسے پریشے کو ڈھونڈنا تھا اس سے پہلے کہ کچھ غلط ہو جائے

اس نے اپنا بیگ کندھے کے ساتھ لگایا

ٹارچ ہاتھ میں پکڑی اور آگے بڑھ گیا



URDU Novelians

شام کا ہلکا ہلکا اندھیرا ہو سو پھیل گیا تھا سورج اب غروب ہو رہا تھا

جنگل کی ویرانی ایک عجیب سا منظر پیش کر رہی تھی

پریشے نے نم آنکھوں سے اوپر آسمان کی طرف دیکھا

جہاں کالے بادل چھا چکے تھے

لگتا ہے بارش ہوگی

وہ زیر لب بڑبڑائی

پھر سر گھٹنوں میں دے دیا

وہ اس وقت جنگل میں ایک پیڑ کے پاس ٹیک لگا کے بیٹھی تھی

ریان کی کل کی باتوں نے اسے توڑ کے رکھ دیا تھا

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ

ریان کسی اور سے محبت کرتا ہوگا

وہ تو یہ ہی سمجھتی تھی کہ ریان بس اس کے بچپن سے تھوڑا خائف ہے

لیکن وہ یہ کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ ریان کے حق میں شراکت کرے

اس لیے وہ چلتے چلتے کہیں دور نکل آئی تھی

ابھی بجلی ذور سے کڑکی تو وہ گھبرا کہ کھڑی ہوگئی

اسے بچپن سے ہی بجلی سے بہت ڈر لگتا تھا

بجلی پھر ایک بار کڑکی

اب کی بار وہ چلائی

اور دو قدم پیچھے ہٹی

ریان نے قریب سے ہی پریشے کی آواز سن لی تھی

وہ بھاگتا ہوا آیا

پریشے نے آنکھیں بند کی اور بازو سے اسے تھام لیا

جیسے ہی پریشے نے آنکھیں کھولی تو ٹارچ کی روشنی میں ریان کا چہرہ دیکھ کہ اسے دھکیل کے آگے بڑھنے لگی

پریشے سنو

وہ اس کے پیچھے بھاگا

چلے جائیں

اس نے پیچھے مڑے بغیر کہا

ریان نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کیا

تم جانتی ہو تم نے میری جان نکال دی تھی

اس نے اس کو بازوؤں میں بھرتے ہوئے کہا

پریشے نے اسے پرے دھکیلا  
میرے جینے یا مرنے سے آپ کو کیا فرق پڑتا ہے  
وہ ابھی بھی ناراض تھی  
یار ادھر میری آنکھوں میں دیکھو  
وہ اس کے روبرو کھڑا تھا  
اس نے پلکیں اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا  
یہاں ایک ہی نام ہے وہ ہے پریشے  
اور اس دل میں بھی ایک ہی نام ہے  
اس نے اس کے نازک ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے دل پر رکھا  
دیکھو تم میری بیوی ہو مانتا ہوں کل جلد بازی میں بہت کچھ بول دیا ہے  
لیکن وہ میرا ماضی ہے پریشے میں نے کل خود کو اس بوجھ سے آزاد کیا ہے  
میرا حال اور مستقبل سب کچھ تم سے ہی وابستہ ہے  
میرا یقین کرو  
پریشے نے اس کی آنکھوں میں سچائی دیکھی

میں ابھی ادھر اس ڈائییری کو پھینک دوں گا

اسے اپنی زندگیوں سے نکال دوں گا

وہ اپنے بیگ کی طرف بڑھا اور ڈائییری نکالی

پریشے اس ڈائییری کو کیسے بھول سکتی تھی

وہ تو بچپن سے اس میں اپنی ہر چھوٹی بڑی بات لکھتی تھی

مطلب ریان جس لڑکی سے محبت کرتا ہے

وہ میں ہوں

پریشے نے آگے بڑھ کر ڈائییری ریان کے ہاتھ سے جھپٹ لی

کتنا ڈھونڈا تھا اس نے اسے

ریان نے خیریت سے اسے دیکھا

اسے مجھے دے دیں

نہ مت کیجیئے گا

اس نے کچھ اس انداز میں کہا کہ وہ انکار نہ کر پایا

مبادا یہ نہ ہو کہ وہ پھر ناراض ہو جائے

# URDU NOVELIANS

اچھا چلو کیمپ چلیں اس سے پہلے ہم کسی جانور کی خوراک بن جائیں

وہ چپ چاپ اس کے پیچھے چلنے لگی

تم کبھی یہ حقیقت نہیں جان پاؤ گے

کپٹین ریان خان کہ وہ لڑکی میں ہی ہوں

تم نے میرے حق میں خیانت کی ہے نا تم کبھی مجھے نہیں پاسکو گے

وہ سوچ کہ رہ گئی



آج پریشہ کا وہاں دسواں دن تھا پریشہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ دن اتنی جلدی کیوں گزر رہے ہیں۔۔۔۔

ریان عجلت میں اندر داخل ہوا

پریشہ چلواٹھو تمھیں گھر جانا ہے

پریشہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی

اتنی جلدی

الفاظ اس کی زبان پہ ہی دم توڑ گئے تھے۔



ریان اسے بہت پریشان لگ رہا تھا

ریان میں اکیلی کیسے جاؤں گی۔

وہ اکیلی نہیں جانا چاہتا تھی

اصل بات یہ تھی کہ وہ ریان کو چھوڑ کہ نہیں جانا چاہتی تھی

تم اکیلی کب جا رہی ہو

تو پھر آپ بھی ساتھ چلیں گے

وہ ایک دم خوش ہوئی

نہیں تم آرمی کی سکیورٹی میں جاو گی

میں نہیں جاؤں گا تمہارے ساتھ

پریشے کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی

کیوں پھر مجھے کیوں بھیج رہے ہیں

اس نے منہ پھلا کر کہا

کیونکہ یہاں خطرہ ہے کل یہاں پہ آپریشن سٹارٹ ہو جائے گا

ان حالات میں تمہیں یہاں نہیں چھوڑ سکتا ہوں

اس نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اسے سمجھایا

لیکن ریان

کوئی ضد نہیں بس تم جا رہی ہو

ریان کی ضد کے سامنے اسے ہارنا ہی پڑا

اور وہ اس کی بات ماننے پر ناچاہتے ہوئے بھی رضامند ہو گئی

لیکن ریان میں پھپھو کو کیا جواب دوں گی

اس نے اپنے اندر کے ڈر کو باہر نکالا

تم انھیں کچھ مت بتانا

میرے واپس آنے کا انتظار کرنا ہم مل کے سب بتا دے گے

ایسے کوئی تمھاری بات کا یقین نہیں کرے گا

اس نے نظریں نہیں ملائی کیونکہ اسے خود علم نہیں تھا کہ آگے کیا ہوگا



پریشے سنو

پریشے باہر نکلنے لگی تو ریان نے اسے پکارا

اس نے پیچھے مڑ کر منتظر نظروں سے اسے دیکھا

اس نے اپنے سر کی کیپ اتار کر پریشے کو دی

یہ میری کیپ امی کو دے دینا

کیوں

پریشے نے سوالیہ انداز میں کہا

کیونکہ پریشے ہماری زندگی اللہ کی امانت ہوتی ہے

ہر آپریشن میں ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کہ

ہم شہادت کے رتبے پر فائز ہو اس کا صلہ روز قیامت ہمیں خدادے گا

جب ہم پاک آرمی میں شمولیت اختیار کرتے ہیں تو ایک وعدہ ہم اپنے ملک سے کرتے ہیں

دوسرا ہم خود سے کہ اپنے ملک کے ترقی میں آنے والی ہر رکاوٹ کو ہم نیست و نابود کر دے

گے

اور کوئی بھی رشتہ اس میں رکاوٹ نہیں بنے گا

بس یہ مما کو دے دینا

میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ میرے وطن کو جب بھی میری ضرورت پڑے گی

میں پیچھے نہیں ہٹوگا

اور آج وہ وقت آگیا ہے جب میں وہ وعدہ نبھائوں۔

پریشہ ریان کا اشارہ سمجھ چکی تھی

وہ کیپ کو ریان سے لے کے آنسو پیتی ہوئی باہر نکل گئی



پریشہ گاڑی کے پاس پہنچی تو ایک نظر مڑ کر ریان کی جانب دیکھا

ریان اس کی طرف دیکھ کر ہلکے سے مسکرایا

پھر اس کے قریب آکر آنسو اپنی پوروں پر چن لیے

یہ آنسو سنبھال کر رکھو پریشہ

آرمی والوں کے گھر والوں کے بہت بڑے دل ہوتے ہیں

پریشہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

اور چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی اور گاڑی ذن سے آگے بڑھ گئی



گاڑی کشادہ سڑکوں پر رواں دواں تھی پریشے کا دل اندر سے بہت اداس تھا  
گاڑی ایک آرمی کپٹین ہی چلا رہا تھا  
پریشے نے کچھ سوچ کر کیپ کپٹین کو دی اور کہا  
یہ کیپ ریان کی امی تک پہنچادے  
اور مجھے میرے گاؤں پہنچادے  
اور ساتھ ہی گاؤں کا نام بھی بتادیا  
وہ اس وقت اتنی اداس تھی کہ وہ دادا جی کے پاس جا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی  
وہ ویسے بھی پھپھو کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی  
اس نے سیٹ سے ٹیک لگالی

ایک گاڑی حویلی کے سامنے آکر رکی پریشے گاؤں کے اندر آگر بہت خوشی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ گاڑی سے اتری اسے محسوس ہوا کہ وہ بہت سے لوگوں کی نظروں میں ہیں

قریب سے گزرنے والے لوگ بھی تاسف سے اسے دیکھ رہے تھے

پریشے کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے

گاڑی اب جا چکی تھی

ریان نے آرمی کی گاڑی کے بجائے سادہ گاڑی کا انتخاب کیا تھا

کہ کوئی خطرہ نہ ہو گا۔۔۔۔۔

پریشے حویلی کے اندر داخل ہوئی سب کچھ ویسا ہی تھا

وہ راہداری سے چلتی ہوئی لان کی طرف آئی

ایک گلاب کے پھول کو پکڑ کر ناک کے ساتھ لگایا

اور اس کی خوشبو اندر اتاری

وہ بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی

جب ایک ملازمہ نے اسے دیکھا اور شور مچا دیا

صاحب جی پریشہ بی بی

پریشہ بی بی

پریشہ نے بوکھلا کر دیکھا

وہ سمجھ نہ پائی کہ ملازمہ ایسے کیوں بول کر گئی ہے

تھوڑی ہی دیر بعد نظالیہ بیگم اسے آتی دیکھائی دی

وہ غصے سے اسے گھورتی ہوئی اس کے قریب آئی

کیا دیکھنے آئی ہو کہ ہم زندہ ہے کہ مر گئے

انہوں نے غصے سے چبا چبا کر لفظ ادا کیے

پریشہ نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا

امی یہ کیا بول رہی ہیں آپ

وہی بول رہی ہوں جو تمہاری جیسی بد چلن لڑکی کے لیے بولنا چاہیے

جب تم ہمارے سروں پر خاک ڈال کر آگے بڑھ چکی تھی تو

اب یہاں کیا لینے آئی ہو

پریشہ کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی ماں بھی اس کے لیے ایسے الفاظ استعمال کرے گی



# URDU NOVELIANS

امی میرا یقین کریں میں نے کچھ غلط نہیں کیا

میں بدکردار نہیں ہوا می

آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے

خبردار جو تم نے مجھے امی کہا

مرگئی تم ہمارے لیے

انہوں نے رخ موڑ لیا

دادا جی کوئی یقین کرے نہ کرے دادا جی ضرور میرا یقین کرے گے

ایک مدہم سی امید باقی تھی

وہ دیوانہ وار دادا جی کے کمرے کی طرف بڑھی

URDU Novelians



وہ جیسے ہی اندر آئی دادا جی کرسی پر سر ٹکائے کسی گہری سوچ میں گم تھے

کل ہی انھیں ہسپتال سے ڈسچارج کیا تھا

پریشے کو وہ بہت کمزور لگے

انھیں نے پریشہ کو ایک نظر دیکھا لیکن بولے کچھ نہیں

یہ وہ ہی دادا جی تھے

جو اس پر اپنی جان نثار کرتے تھے

آج اجنبی بن کر بیٹھے تھے

پریشہ کے دل کو کچھ ہوا مطلب وہ بھی غلط فہمی کا شکار تھے

لیکن پریشہ جانتی تھی کہ ایسے اس کی بات کوئی بھی یقین نہیں کرے گا

پھر بھی ایک امید تھی

وہ دادا جی کے قدموں میں بیٹھ گئی

دادا جی کے چہرے پر کوئی تاثیرات نہیں تھے

دادا جی میرا یقین کریں میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا ہے میں پاکیزہ ہوں دادا جی وہ رورو کر

اپنے کردار کی صفائی دے رہی تھی

اس کے آنسو دادا جی کی قمیض کا دامن بھگور رہے تھے

لیکن دادا جی پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

نظالیہ بیگم اندر آئی تو یہ منظر دیکھ کر ان کا دل کٹ کر رہ گیا

جو بھی تھا وہ ان کی بیٹی تھی ان کے دل کا ٹکڑا لیکن

انہوں نے کچھ ظاہر نہ کیا

نظالیہ

دادا جی نے نظالیہ بیگم کو پکارا

اس لڑکی کو ہماری نظروں سے دور کر دو اور اسے بول دو

آئی ندہ ہمارے قریب بھی مت آئے

ہم اسے نہیں جانتے

کہہ کہ وہ ر کے نہیں

نظالیہ بیگم انھیں سہارا دے کر باہر لے کر جانے لگی

اور پریشہ کے ذہن میں دادا جی کے وہی الفاظ گردش کر رہے تھے

یہ لڑکی

ایک غلطی کی وجہ سے اتنا پرایا کر دیا

وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی



جنگل میں ذور و شور سے بارش ہو رہی تھی ریان بارش میں کھڑا ایک ایک قطرے کو محسوس کر رہا تھا

اسے پریشے کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی

اسے پریشے سے محبت نہ سہی اس کی عادت ضرور ہو گئی تھی  
وہ اسی طرح کھڑا تھا جب پیچھے سے کپٹین روحاب نے اسے پیچھے سے پکارا

کیا بات ہے لگتا ہے آپ بھابھی کو یاد کر رہے ہیں

اس کے ریان کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے

ریان ہولے سے مسکرایا

اور سر ہلادیا

روحاب تم جانتے ہونا کہ یہ آپریشن کتنا اہم ہے

ہم سب نہیں جانتے کہ

ہم زندہ واپس لوٹے گے کہ نہیں

ریان ادا سی سے مسکرایا

ہم لوگ بھی عجیب ہوتے ہیں نا ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ

ہم واپس نہیں لوٹے گے

لیکن پھر بھی اپنے پیاروں کو یہ نہیں بتا پاتے کہ ہمارے پاس مہلت بہت کم ہے

وہ اب روحاب کی طرف مڑا جو ہمہ تن گوش ہو کہ اسے سن رہا تھا

مجھ سے ایک وعدہ کرو

روحاب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

اگر میں شہید ہو گیا تو تم پریشے سے ملنا

اسے بتانا کہ ریان تم سے محبت کرتا تھا بہت محبت

آخر وہ دل کی بات زبان پر لے ہی آیا تھا

اسے کہنا کہ میں بھی چاہتا تھا کہ میری بھی ایک فیملی ہو

لیکن ہم یہ رشتے نبھاسکتے ہیں

یا پھر فرض نبھاسکتے ہیں

اور میں نے فرض نبھالیا

اور اسے رونا مت دینا

اس نے آنسو ضبط کیے

# URDU NOVELIANS

اور یہ کاغذ اس تک پہنچا دو آپریشن سے پہلے پہلے

جو باتیں میں اسے روبرو نہیں بتا سکا

میں چاہتا ہوں کہ وہ خود پڑھ لے

ایک تہہ شدہ کاغذ اس نے روحاب کی طرف بڑھایا

جسے خاموشی سے اس نے تھام لیا

دونوں کے پاس بولنے کو کچھ نہیں تھا

کل کی صبح بہت کچھ نیلا رہی تھی



شامین بیگم نے دروازہ کھولا تو آگے ایک آرمی آفیسر کو دیکھ کر کھٹک گئی

اسلام علیکم

URDU Novelians

اس نے دروازہ کھلتے ہی

سب سے پہلے سلام کیا

و علیکم السلام

انہوں نے نرمی سے کہا

آپ کپٹین ریان کی والدہ ہیں

شامین بیگم کے دل کو کچھ ہوا

جی میں ان کی والدہ ہوں

یہ کپٹین ریان نے اپنی کیپ آپ کے لیے بھجوائی ہے

اور ساتھ ہی یہ کاغذ ان کی طرف بڑھایا

جس کو انھوں نے تھام لیا

یا اللہ میرے بیٹے کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا

ان کے دل سے دعا نکلی

وہ آرمی آفیسر اب جاچکا تھا

انھوں نے دھڑکتے دل کے ساتھ کاغذ کھولا

امی کیسی ہیں آپ امید ہے آپ خیرت سے ہونگی

جیسے ہی حالات ٹھیک ہوئے میں نے آپ کو خط لکھ دیا

امی آپ خود کو ذہنی طور پر تیار کر لے

اگر آپ کو میری شہادت کی خبر ملی تو اداس مت ہونا اور رونا بھی مت



# URDU NOVELIANS

بس میرے وطن کی بھلائی اور ترقی کے لیے دعا کیجیے گا

اور میرے بعد پریشے کا بہت خیال رکھی مئے گا

اور میرے جانے کے بعد آپ اس بات پر فخر کیجیئے گا کہ آپ ایک شہید کی ماں ہیں

## آپ کا پیٹاریاں

خط پڑھنے کے بعد شامین بیگم کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی

انھوں نے خط لبوں کے ساتھ لگا لیا

پریشے کو گھر آئے آج پانچھواں دن تھا لیکن گھر میں کوئی ی بھی اس سے ٹھیک طرح سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اپنوں کے اس رویے نے اسے بہت اندر تک توڑ کے رکھ دیا تھا اور

URDUNovelians اسے گہری چپ لگا دی تھی۔۔۔۔۔

تکلیف دینے والا اگر کوئی ی پرایا ہو تو وہ زخم وقت کے ساتھ بھر جاتے ہیں

لیکن جب تکلیف اپنوں سے ملے تو انسان کو اندر تک توڑ دیتی ہے

وہ گھر کے کاموں میں بھی اب تھوڑی بہت دلچسپی لینے لگی تھی۔۔۔۔

وہ اپنا ذہن بھٹکانا چاہتی تھی  
بعض اوقات انسان خود سے ہی فرار چاہتا ہے  
پریشے بھی خود سے ہی بھاگ رہی تھی  
ابھی بھی وہ صبح اٹھ کر پودوں کو پانی دے رہی تھی  
اور دروازے کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی لیکن کوئی دروازہ نہیں کھول رہا تھا  
اس نے دو تین دفعہ سکیورٹی گارڈ کو آواز دی لیکن کوئی جواب نہ آیا۔۔۔۔۔  
آخر اکتا کر وہ دروازے کی طرف بڑھی  
ادھر جا کر دیکھا کہ سکیورٹی گارڈ گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا  
وہ اسے گھورتی ہوئی آگے بڑھی  
جیسے ہی دروازہ کھولا  
آگے ایک اجنبی چہرہ دیکھ کر وہ تھوڑا پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی  
وہ اس وقت کالے رنگ کی سادہ قمیض نیچے پا جامہ اور سر پر ریشمی دوپٹہ کیے ہوئے  
مقابل بھی  
تیس چوبیس سالہ ایک نوجوان تھا سادہ کپڑوں میں تھا

کیا یہ پریشے کا گھر ہے

اس نے پہلا سوال پوچھا

جی میں ہی پریشے ہوں

اس نے بھی مدھم لہجے میں جواب دیا

میں کپٹین روحاب

پاک آرمی سے آیا ہوں

کپٹین ریان کا دوست

اس نے پوری بات بتائی

پریشے کا دل زور سے دھڑکا کہیں کوئی ایسی ویسی خبر نہ ہو

لیکن چلو ریان کی کوئی خبر تو آئی تھی نا

میں چھٹی پر آیا تو ریان نے مجھے یہ خط دیا کہ آپ کو دے دوں ساتھ دوائڈریس بھی دیئے

لیکن ڈرائیور سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ آپ کو اس نے ادھر چھوڑا تھا

لہذا میں یہی آگیا

اس نے پوری تفصیل بتانے کے بعد ایک تہہ شدہ کاغذ پریشے کی جانب بڑھایا۔۔۔۔۔

جسے پریشہ نے کانپتے ہاتھوں سے تھام لیے

وہ ریان ٹھیک تو ہے

وہ اتنا ہی بول سکی

بس دعا کیجیئے آپریشن کامیاب ہو جائے

وہ کہہ کر جا چکا تھا

اور پریشہ بھی دروازہ بند کر کے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

سکیورٹی گارڈ ابھی تک سو رہا تھا

لیکن یہ پریشہ کے لیے ایک طرح سے اچھا ہی تھا

سد شکر کے اس نے دیکھا نہیں تھا

ورنہ اس نازک صورتحال میں اس پر کوئی بھی الزام لگ سکتا تھا

URDU Novelians ♥♥♥♥♥♥♥♥

پریشہ تہہ شدہ کاغذ گھر والوں کی نظروں سے بچاتی ہوئی اپنے کمرے تک لے کے آئی

اندر سے دروازہ بند کیا اور دوبار لمبے لمبے سانس لیے

پھر کانپتے ہاتھوں سے کاغذ کھولا

# URDU NOVELIANS

لوگ کہتے ہیں کہ محبت ایک بار ہوتی ہے میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں پریشے  
لیکن کبھی کسی لمحے میں کوئی دل تک پہنچ جاتا ہے دل اسی کے نام سے دھڑکتا ہے انسان اس  
کی ایک جھلک کے لیے پاگل ہو جاتا ہے

اس احساس کو کہتے ہیں محبت

لیکن وہ احساس جو انسان کو دنیا جہان سے بیگانہ کر دے انسان کی سوچنے سمجھنے کی قوتیں صلب  
کر دے

انسان کا دل چاہے کہ کسی درگاہ پہ بیٹھ جاو اس کا نام لو بس

تو اس جذبے کو کیا نام دیا جائے پریشے

اس جذبے کو کہا جاتا ہے عشق

اور محبت کو عشق پر قربان کر دیا جاتا ہے

وہ لڑکی میری محبت تھی

تم میری بیوی ہو میرا سب کچھ میرا حال میرا مستقبل تم سے وابستہ ہے

میری نوکری میرا ملک سے کیا گیا وعدہ میرا عشق ہے

تم میرا عشق ہو پریشے

اور عشق میں تو خود کو قربان کر دیا جاتا ہے  
یہ جو گچی عمر کی محبتیں ہوتی ہیں نا پریشے یہ  
انسان کے دل پر گہرے آثار چھوڑ جاتی ہیں۔

میرے ساتھ بھی یہی معاملہ تھا  
لیکن جب مجھے شعور آیا تو مجھے یہ محسوس ہوا کہ انسان کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں  
یہ محبت پیار تو فارغ لوگوں کا کام ہے  
تب سے میں نے اپنی خواہشیں تم سے وابستہ کر لی  
میری بھی خواہش ہے میرا ایک گھر ہو میری مکمل فیملی ہو جہاں تم میرے ساتھ ہو میرا انتظار  
کرو

اور اگر مجھے زندگی نے مہلت دی تو یہ سب ضرور ہوگا

لیکن ابھی میرے وطن کو میری ضرورت ہے  
اگر زندگی نے مجھے اس بات کی مہلت نہ دی تو تم

اس بات پر فخر کرنا کہ تم ایک شہید کی بیوہ ہو

روزے محشر ملیں گے پری

میرا انتظار کرنا

پریشے نے بامشکل اپنے آنسو ضبط کیے

تمہارا اور فقط تمہارا ریاں

آنسو پریشے کا پورا چہرہ بھگو چکے تھے



ہر طرف بارود کی بو پھیلی تھی آپریشن کامیاب ہوا تھا

تین سو دہشت گردوں کو واصل جہنم کر دیا گیا تھا

البتہ فوج کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا تھا

ریاں کو بازو میں ایک گولی لگی تھی

جس کے لیے ابھی اسے ڈاکٹر نے آرام کا کہا تھا

URDU Novelians

لیکن وہ جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتا تھا

وہ جانتا تھا کہ پریشے کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہوگا

وہ ان حالات میں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا

لہذا وہ اپنے زخموں کی فکر کیے بغیر وہاں سے گھر کے لیے نکل چکا تھا





شامین بیگم نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے ریان کو کھڑے دیکھ کر

ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہی

انہوں نے اس کا ماتھا چوما

اسے اندر لے کے آئی

تھک گئے ہو اسے آنکھیں موندے دیکھ کر

شامین بیگم نے محبت سے پوچھا

جی امی تھوڑا

سابس اس نے مسکرا کر کہا

ارے یہ کیا ہوا ہے تمہیں

URDU Novelians

انہوں نے فکر مندی سے اس کے بازو کی طرف اشارہ کیا

جدھر پٹی بندھی تھی

کچھ نہیں امی گولی لگی تھی بس اب ٹھیک ہوں

اس نے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کی

ایسے کیسے ٹھیک ہے گولی لگی ہے  
کوئی ی چھوٹی سے بات ہے میں کسی اچھے ڈاکٹر سے تمہارا ٹریمنٹ کرواؤں گی  
وہ کہاں اتنی آسانی سے مطمئن ہونے والی تھی

اچھا پریشہ کہاں ہے؟

اس نے پریشہ کے متعلق پوچھا

شامین بیگم خاموش رہی

اس نے تو پریشہ کو گھر بھیجا تھا تو کیا امی کو کچھ نہیں بتایا اس نے؟

بیٹا وہ کہیں چلی گئی ہے بس تب سے اس کا کچھ پتہ نہیں

ابو کو اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑا ہے

انہوں نے تو کہا ہے ہماری طرف سے مرگئی

انہوں نے ریان کو پوری تفصیل بتائی

ریان نے سر تھام لیا

وہ کیا سمجھ رہے ہیں اس کے بارے میں

امی کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو پریشہ کہیں نہیں گئی وہ میرے ساتھ تھی

کیا؟

پھپھو کو جھٹکا لگا

وہ تمہارے ساتھ کیسے؟

ریان نے انہیں پوری بات بتائی

پھپھو کا شرمندگی سے برا حال تھا

انہوں نے اس کی پاک دامنی پر جانے انجانے میں ہی سہی الزام لگایا تھا

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ یہاں نہیں آئی تو کہاں گئی ہے

پھپھو تھوڑے وقفے کے بعد بولی

امی اگر یہاں نہیں ہے تو

پھر ظاہری سی بات ہے کہ وہ نانا کے گھر گئی ہوگی

اس نے پریشان لہجے میں کہا

لیکن ریان اباجی تو اسے ہر گز قبول نہیں کرے گے انہوں نے اسے اگلی بات سے آگاہ کیا

جس سے وہ اور پریشان ہو گیا

امی اب کیا ہوگا

وہ واقعی پریشان تھا

شامین بیگم کچھ دیر خاموش رہی

پھر بولی

ریان اب ایک ہی طریقہ ہے

تم ہی وہ انسان ہو جو اس کا کھویا ہوا مان لوٹا سکتے ہو

تم اپنے نانا جی سے ملو اور انھیں ساری بات بتاؤ

انہوں نے ریان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی

اب یہی واحد طریقہ تھا

خان حویلی کے ارد گرد چڑیاں چچھار ہی تھی بہار اپنے جو بن پر تھی ایسے میں بارش نے موسم

اور رنکین بنادیا تھا۔۔۔۔۔

لان میں لگے گلاب کے پھولوں پر پڑے بارش کے قطرے ایک خوبصورت منظر پیش کر رہے

حق

پریشے اوپر بالکونی میں کھڑی یہ منظر خالی خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی

آج اتنے دن گزرنے کے باوجود بھی ریان کا کچھ پتہ نہیں تھا  
اس نے پلٹ کے پریشے کی خبر نہیں لی تھی  
پریشے سوچ رہی تھی کہ وہ صرف یہ رشتہ مجبوری کے تحت نبھا رہا ہے  
ورنہ اس کے دل میں اگر اس کے لیے کوئی جذبات ہوتے تو  
وہ اسے یہاں سے لے کر جاتا  
میں بھی کتنی خوش فہم ہوں وہ تو اس ڈائییری والی لڑکی سے محبت کرتا ہے  
بے شک وہ لڑکی میں ہوں ریان لیکن میں چاہتی تھی کہ تم میری اصلی شناخت سے محبت کرو  
لیکن تم نے ایسا نہیں کیا  
وہ خود سے ہمکلام تھی  
اور اب بھی تم یہ رشتہ نبھاؤ گے بھی تو صرف مجبوری کے لیے کہ میں تمہاری بیوی ہوں  
لیکن ریان مجبوری کے لیے ہی سہی تم آتو جاو یہ لوگ جو مجھے بدکردار سمجھتے ہیں  
انہیں بتاؤ کہ میں بدکردار نہیں ہوں  
وہ التجائی یہ انداز میں بڑا بڑا رہی تھی  
بارش پورے ذور و شور سے برس رہی تھی

پریشے نے دونوں ہتھیلیاں آگے بڑھائی بارش کے ننھے ننھے قطرے اس میں گرتے رہے اور  
یہاں تک کہ اس کی دونوں ہتھیلیاں بھیگ گئی

زندگی اس کو ایک ایسے موڑ پر لے آئی تھی جہاں ہر طرف بدنامی اور رسوائی ہی تھی

اور اس بدنامی اور رسوائی سے اسے بس ایک ہی انسان نکال سکتا تھا

وہ تھاریاں

اور ریاں نے کب تک آنا تھا

یہ کوئی نہیں جانتا تھا



ایک گاڑی حویلی کے داخلی دروازے کے عین سامنے آکر رکی

سیورٹی گارڈ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور گاڑی حویلی کے اندر داخل ہوئی

URDU Novelians

گاڑی میں سے ایک خوبصورت نوجوان باہر نکلا

اس نے انگلی کے اشارے سے ملازم کو اپنی طرف بلایا

ملازم بھاگ کے اس کی طرف گیا

تمہارے خان صاحب سے ملنا ہے

اس نے دو ٹوک بات کی

میں صاحب سے پوچھ کے آتا ہوں

آپ کا نام

ملازم نے نام پوچھا

کپٹین ریان خان

اس نے اسی انداز میں کہا

تھوڑی ہی دیر بعد ملازم باہر آیا

اور اسے اندر جانے کی اجازت دی



یہ ایک بڑا سا ڈرائیونگ روم تھا جس کی دونوں طرف کی کھڑکیوں پر بڑے بڑے مہنگے پردے

URDU Novelians

لٹک رہے تھے

اور کھڑکیوں کے بالکل ساتھ صوفے پڑے تھے اور درمیان میں ٹیبل

لگی تھی LCD اور بالکل سامنے

کوئی سوچ نہیں سکتا تھا کہ گاؤں کے ایک گھر میں بھی اتنی آسائی شیں ہو سکتی ہے



وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا بالکل خان صاحب کے پاس کھڑا ہوا

اور انھیں سلام کیا

خان صاحب کے ٹی وی کے چینل بدلتے ہاتھ یکدم ساکت ہوئے

وہ اٹھ کے کھڑے ہوئے تو ریان نے دونوں بازو کھول دیے

انہوں نے آگے بڑھ کر ریان کو گلے لگالیا

وہ ریان سے اس گرم جوشی کی امید نہیں رکھتے تھے

اس لیے تھوڑے حیران بھی تھے

انہوں نے اسے اپنے قریب بٹھایا

آخر تم بھی راستہ بھول ہی گئے

اور بھول کے یہاں آگئے

URDU Novelians

انہوں نے پیار بھرا شکوہ کیا

نہیں نانا جی ایسی بات نہیں بس تھوڑا مصروف تھا

اس نے نارمل سے لہجے میں کہا

تم میں مجھے اپنے بھائی کی جھلک دکھتی ہے

انہوں نے محبت سے اسے دیکھا  
دادا بھی آپ کو بہت یاد کرتے تھے  
اس نے نظریں جھکا دی  
مجھے بھی اس بات کا افسوس رہے گا کہ باتوں کو طول دینے کی وجہ سے میرا بھائی ی مجھ سے  
ملے بغیر ہی دنیا سے چلا گیا  
ان کے لہجے میں محبت کی جگہ دکھ در آیا  
اگر ہم زندگی میں ہونے والی چھوٹی چھوٹی باتوں کو انا کا مسئی نہ بنائے تو  
ہماری زندگی میں بھی یہ پچھتاوے نہ ہو  
ریان سوچ کے رہ گیا  
وہ اصل میں نانا جی میں پریشے کو لینے آیا تھا  
میں چاہتا ہوں کہ آپ اب اس کی رخصتی کر دے  
وہ مطلب کی بات پر آیا

جواب میں خان صاحب پہلے تو خاموش رہے پھر بولے  
ریان میں نے بہت کوشش کی کہ تمہاری امانت میں خیانت نہ کرو لیکن میں شرمندہ ہوں

ساتھ ہی ساری بات اس کے گوش گزار کی

مطلب میرا اندازہ ٹھیک ہے

ریان نے سوچا

آپ میرے سامنے شر مندہ مت ہونا نا جی

خان صاحب نے سر اٹھا کے دیکھا

جی بالکل میرے سامنے نہیں بلکہ پریشے کے سامنے شر مندہ ہو

کیونکہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ی ہے

پریشے بالکل پاکیزہ ہے

وہ میرے ساتھ یعنی اپنے شوہر کے ساتھ تھی اتنے دن

دادا جی سر تھام کر بیٹھ گئے

انہوں نے کیسے اپنی پاکباز بیٹی پر شک کیا



پریشے اپنے کمرے میں بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی تھی

جب دادا جی نے آرام سے دروازے پر دستک دی

پریشے نے سر اٹھا کر دروازے پر دادا جی کو دیکھا تو حیران رہ گئی

وہ بہت عرصے بعد اس کے کمرے میں آئے تھے

پریشے کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی

دادا جی چلتے چلتے اس کے قریب آئے

اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا اس نے حیرت سے انہیں دیکھا

کہ یہ چمک دار کیسے ہوا

پریشے تم سے کوئی ملنے آیا ہے

پریشے نے سوالیہ انداز میں انہیں دیکھا لیکن بولی کچھ نہیں

آؤ تمہیں اس سے ملوؤ

دادا جی نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے پکڑ کر ڈرائی یگ روم تک لے کے گئے

جیسے ہی انہوں نے دروازے کے اندر قدم رکھا پریشے نے نظر اٹھا کر دیکھا تو

سامنے نظالیہ بیگم بیٹھی تھی اور عین دوسرے صوفے پر ریان بیٹھا تھا پریشے کی خوشی کی انتہا نہ

رہی آخر وہ آہی گیا تھا پریشے اپنے دادا کو معاف کر دوا انہوں نے تمہارا یقین نہیں کیا تھا

میں واقعی ہی شرمندہ ہوں

اور مجھے بھی پریشہ پتہ نہیں میں اتنی غافل کیسے ہو گئی تم تو میری بیٹی تھی میں پھر بھی تم سے بدظن رہی وہ دونوں واقعی ہی شرمندہ تھے

پریشہ کی آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئی اس نے آگے بڑھ کر داداجی کے ہاتھ تھامے داداجی کیوں گناہ گار کر رہے ہیں مجھے آپ دونوں سے مجھے کوئی یگہ نہیں ہے اور غلط فہمی کسے نہیں ہوتی

داداجی نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگالیا ہوں تو میں کہہ رہا تھا کہ اگر آپ کی معافیاں تلافیاں ختم ہو گئی ہو تو مجھ غریب کو بھی بتا دیں کہ میں امی کو رسم کے لیے کب لاؤں اس نے معصوم بنتے ہوئے کہا اس کے اس انداز پر پریشہ کو ہنسی آگئی تمہیں بہت جلدی ہے میری بیٹی کو لے کے جانے کی

پہلے آتے ہی نہیں تھے اب آئے ہو تو بغیر کھانے کے جانے نہیں دوں گی نظالیہ بیگم اسے بیٹھا کر خود کھانے کی تیاری کے لیے باہر چلی گئی داداجی کی کوئی کال آئی جسے سننے کے لیے وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔ اب کمرے میں صرف پریشہ اور ریان تھے

# URDU NOVELIANS

مجھے علم نہیں تھا کہ تم روتے ہوئے بھی اتنی ہی پیاری لگتی ہو

اس نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا

پریشے جھنپ کے باہر نکل گئی



آج حویلی میں خوب گہما گہمی تھی آج شامین بیگم رسم کرنے آرہی تھی

پریشے کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی

ابھی بھی وہ کچن میں کھڑی چائے کی ٹرالی سیٹ کر رہی تھی

جب پیچھے سے اسے کسی کے کھانسنے کی آواز آئی

اس نے جیسے ہی پلٹ کر دیکھا

پیچھے ریان کھڑا مسکرا رہا تھا

پانی ملے گا

اس نے مسکرا کر کہا

پریشے کو شرارت سو جھی

نہیں چائے ملے گی

## URDU NOVELIANS

ساتھ ہی چائے کی ایک پیالی اٹھائی اور مٹھی بھر نمک ملا کر پیالی ریان کی طرف بڑھائی  
ریان نے حیرت سے پہلے پریشے کو پھر پیالی کو دیکھا  
یہ لیں

اگر آپ نے اسے پی لیا تو میں اس گھر سے رخصت ہو کر جاؤ گی نہیں تو میری طرف سے انکار  
اس نے ایک ادا سے کہا

ساتھ ہی منتظر نظروں سے اسے دیکھا  
ریان نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے پیالی تھامی  
اور گھونٹ گھونٹ کر کے اسے پینے لگا اور پریشے اس کے منہ کے بگڑتے ہوئے زاویے دیکھ کر  
ہنستی چلی گئی

ریان اسے محبت سے دیکھنے لگا  
اس ہنسی کے لیے یہ سب تو کم ہے میں اپنی جان بھی دے دوں  
پریشے کی ہنسی یکدم غائب ہوئی

ریان ایسی بات دو بار امت کیجیئے گا اور ابھی جاؤ گی یہاں سے مجھے اور بھی کام ہے  
اور ساتھ ہی اسے دھکیل کے باہر نکالا



# URDU NOVELIANS

اور مسکرا کہ پھر سے کام میں مصروف ہو گئی



پریشہ اور ریان کی شادی کے تمام فنکشنز خوش اسلوبی سے گزر چکے تھے

اور پریشہ اب اس کی بیوی بن کے اس کے گھر میں موجود تھی

پری

پری

پریشہ کی شادی کو آج چھٹا دن تھا وہ بالکونی میں کھڑی یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی

جب ریان اسے پکارتا ہوا آیا

اچھا ہم محترمہ کو ہر جگہ ڈھونڈ چکے ہیں

اور محترمہ یہاں آرام فرما رہی ہیں

URDU Novelians

وہ اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا

ارے واہ چائے پی رہی ہو میں بھی تھک چکا ہوں تمہیں کیسے پتہ چل جاتا ہے

تم واقعی ہی ایک بہت سمجھدار بیوی ہو

اس نے پریشہ کی تھوڑی کونز می سے چھوا

# URDU NOVELIANS

اور ساتھ ہی پریشے کے ہاتھ میں پکڑا کپ جس میں چائے آدھی تھی ادھی چائے پریشے پی چکی تھی

اسے لے لیا

کیا بات ہے ریان میں اور بنالاتی ہوں یہ تو آدھی میں پی چکی ہوں

تب ہی توی ہے نا

اس نے چائے پیتے ہوئے شرارت سے کہا

آپ بھی نا پریشے جھنپ گئی

کیا میں بھی

وہ اس کے قریب آیا

آپ بہت اچھے ہیں

پریشے کہاں چپ رہتی

کیا سچ میں

اس نے محبت سے کہا

ہاں سچ میں

پریشے نے نظریں جھکالی

اور تم میری جنت ہو پریشے

اور میری محبت بھی ہو

اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ اتنے سال جس لڑکی سے میں نے محبت کی وہ تم ہو تو

میں ایک منٹ بھی تمہیں خود سے دور نہ رکھتا

پریشے نے حیرت سے اسے دیکھا

ایسے کیا دیکھ رہی ہو ریاں کی جان تمہیں کیا لگتا ہے تم نہیں بتاؤ گی تو کیا مجھے کوئی نہیں بتائے گا

کل تمہاری ڈائیری پڑھی تھی تو مجھے پتہ چل گیا کہ آپ ہی میری معشوقہ ہے

اس نے شرارت سے کہا

ایک بات آپ نے کس کی اجازت سے میری ڈائیری پڑھی

اس نے روایتی بیویوں کے انداز سے کہا

کیا مطلب تم میری بیوی ہو شو ناب بھی مجھے اجازت لینی پڑھے گی

اس نے بہادری سے کہا

# URDU NOVELIANS

اور پریشے اس کے اس انداز پر کھلکھلا کر ہنس دی

اور ساتھ ہی سر اس کے کندھوں پر ٹکا دیا

یہ کائی نات کا ایک مکمل منظر تھا

پریشے کو اس کی محبت مل چکی تھی

اس کی دنیا مکمل تھی



ختم شد



